یوحنا 20 باب – ایک خالی قبر اور ایک جی اُٹھا مسیحا

الف: خالی قبر کی دریافت

1. (1 - 2 آیات) مریم مگدلینی یسوع کی قبر پر آتی ہے، اُسے خالی پا کر شاگردوں کو اُس کے بارے میں بتاتی ہے۔

ہفتہ کے پہلے دن مریم مگدلینی ایسے تڑکے کہ ابھی اندھیرا ہی تھا قبر پر آئی اور پتھر کو قبر سے ہٹا ہوا دیکھا۔ پس وہ شمعون پطرس اور اُس دُوسرے شاگرد کے پاس جسے یسوع عزیز رکھتا تھا دوڑی ہوئی گئی اور اُن سے کہا کہ خُداوند کو قبر سے نکال لے گئے اور ہمیں معلوم نہیں کہ اُسے کہاں رکھ دیا۔

اَ. ہفتہ کے پہلے دن مریم مگدلینی ایسے تڑکے کہ ابھی اندھیرا ہی تھا قبر پر آئی: یسوع جمعے کے دن مصلوب ہوا تھا (کچھ لوگوں کے خیال کے مطابق وہ جمعرات کو مصلوب ہوا تھا)۔ جب یسوع کو قبر میں رکھ دیا گیا تو اُس کی قبر پر نہ صرف رومی مہر ثبت کر دی گئی بلکہ رومی سپاہیوں کا پہرہ بھی بٹھا دیا تھا (متی 24 باب 62–66 آیات)۔ اُس قبر پر مہر ثبت تھی اور پہرہ جاری تھا اور پھر ہفتہ کے پہلے دن مریم مگدلینی اُس وقت قبر پر گئی جب ابھی اندھیرہ ہی تھا۔

ب. مریم مگدلینی۔۔۔ شمعون پطرس اور اُس دُوسرے شاگرد کے پاس جسے یسوع عزیز رکھتا تھا دوڑی ہوئی گئی: دوسری اناجیل بیان کرتی ہیں کہ مریم مگدلینی اکیلی عورت نہیں تھی جو اُس صبح قبر پر آئی (کم از کم تین اور عورتیں اُس کے ساتھ تھیں)۔ مریم وہ واحد عورت تھی جو بھاگ کر شاگردوں کو بتانے کے لیے گئی تھی اور اِس لیے یوحنا یہاں پر اُس کا ذکر کرتا ہے۔

i. یسوع نے مریم مگدلینی میں سے سات بدروحوں کو نکالا تھا (لوقا 8 باب 2 آیت؛ مرقس 16 باب 9 آیت)۔ اگرچہ اُس کے ماضی میں ہمیں اُس کی ذات کے ساتھ کئی مسائل نظر آتے ہیں لیکن اُس کے ماضی کی کمیاں اُس کو یسوع کے جی اُٹھنے کی پہلی گواہ ہونے کے لیے رَد نہیں کرتیں، وہ نہ صرف اُس کے جی اُٹھنے کی پہلی گواہ تھی بلکہ وہ پہلی پیامبر بھی تھی جو شاگردوں کو قبر کے خالی ہونے کا پیغام دینے کے لیے گئی تھی۔

ii. عورتیں غالباً یسوع کی قبر پر اُس کام کو مکمل کرنے آئی تھیں جو ارمتیہ کے یوسف اور نیکدیمس نے شروع کیا تھا "اور چونکہ وقت بہت زیادہ ہو چکا تھا اور سبت بھی شروع ہو چکا تھا اِس لیے وہ اُس کام کو مکمل نہ کر سکے تھے۔ اور نیکدیمس جتنی چیزیں یسوع کی لاش پر لگانے کے لیے لایا تھا وہ ساری استعمال نہیں کی جا سکی تھیں۔"

ج. خُداوند کو قبر سے نکال لے گئے: جب مریم نے دیکھا کہ یسوع کی قبر خالی ہے تو اُس کا پہلا خیال یہ تھا کہ یسوع کی لاش چوری ہو گئی ہے۔ وہ یسوع کے جی اُٹھنے کے بارے میں نہیں سوچ رہی تھی اور نہ ہی ایسا کچھ ہونے کی اُس کو کوئی اُمید تھی۔

i. ہمیں معلوم نہیں کہ اُسے کہاں رکھ دیا: "یہاں پر جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے اور غالباً یہ اِس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ مریم قبر پر جانے والی اکیلی عورت نہیں تھی بلکہ اور عورتیں بھی اُس کے ساتھ تھیں۔" (ڈوڈز)

2. (3–4 آیات) پطرس اور یوحنا بھاگ کر قبر پر آتے ہیں۔

پس پطرس اور وہ شاگرد نکل کر قبر کی طرف چلے۔ اور دونوں ساتھ ساتھ دوڑے مگر وہ دوسرا شاگرد پطرس سے آگے بڑھ کر قبر پر پہلے پہنچا۔

أ. پس پطرس اور وہ شاگرد نکل کر قبر کی طرف چلے: جونہی پطرس اور یوحنا نے مریم سے یہ خبر سُنی وہ یسوع کی قبر کی طرف بھاگنا شروع ہو گئے۔ یہاں پر ہم ایک بار پھر یوحنا کی حلیمی کو دیکھ سکتے ہیں، اُس نے اپنا ذکر یہاں پر اپنے نام کے ساتھ نہیں کیا بلکہ اُس نے اپنے آپ کو ایک دوسرا شاگرد لکھا ہے۔

ب. دونوں ساتھ ساتھ دوڑے مگر وہ دوسرا شاگرد پطرس سے آگے بڑھ کر قبر پر پہلے پہنچا: اگرچہ یوحنا بہت حلیم تھا کہ اُس نے خود اپنا ذکر اپنے نام کے ساتھ نہیں کیا لیکن جب وہ بھاگنے کے بارے میں بیان کرتا ہے تو کہتا ہے کہ وہ پطرس سے آگے نکل گیا تھا اور پطرس سے پہلے قبر پر پہنچ گیا تھا۔

i. روایت کے مطابق پطرس یوحنا سے کافی بڑا تھا۔ پس ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایک شخص جو پچاس سال کے قریب یا پچاس سال سے اوپر ہو وہ کیسی مشکل کے ساتھ بھاگ رہا ہو گا اور دوسری طرف ایک نوجوان جو پچیس سے تیس سال کے درمیان کا ہو وہ کس طرح بھاگ رہا ہو گا۔ ظاہری بات ہے کہ نوجوان اُدھیڑ عمر شخص سے دوڑ میں بہت آگے نکل جائے گا۔

ii. اِس سے ہمیں یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وہ دونوں ہی بہت تیز بھاگ رہے تھے۔ پطرس اور یوحنا نے اُس وقت بہت عجیب خبر سُنی تھی کہ یسوع کی قبر خالی ہے۔ وہ اُس خبر کے بارے میں لاپرواہی کا مظاہرہ نہیں کر سکتے تھے، وہ خود جا کر دیکھنا چاہتے تھے کہ اصل حقیقت کیا ہے۔

3. (5-10 آیات) پطرس اور یوحنا خالی قبر کا جائزہ لیتے ہیں۔

اُس نے جھک کر نظر کی اور سوتی کپڑے پڑے ہوئے دیکھے مگر اندر نہ گیا۔ شمعون پطرس اُسکے پیچھے پیچھے پہنچا اور اُس نے قبر کے اندر جا کر دیکھا کہ سوتی کپڑے پڑے ہیں۔ اور وہ رومال جو اُسکے سر سے بندھا ہوا تھا سوتی کپڑوں کے ساتھ نہیں بلکہ لپٹا ہوا ایک جگہ الگ پڑا ہے۔ اِس پر دوسرا شاگرد بھی جو پہلے قبر پر آیا تھا اندر گیا اور اُس نے دیکھ کر یقین کیا۔ کیونکہ وہ اب تک اُس نوشتہ کو نہ جانتے تھے جسکے مطابق اُسکا مُردوں میں جی اُٹھنا ضرور تھا۔ پس یہ شاگرد اپنے گھر کو واپس گئے۔

أ. اُس نے جھک کر نظر کی: چونکہ یوحنا پہلے پہنچ گیا تھا پس وہ قبر کے اندر دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا (یہاں پر دیکھنے کے لیے یونانی لفظ blepei استعمال ہوا ہے جس کے معنی ہیں 'کسی چیز کو واضح طور پر دیکھنا') اور اُس نے دیکھا کہ وہ سوتی کپڑے پڑے ہوئے دیکھے جن میں یسوع کا مُردہ بدن لپیٹ کر قبر میں رکھا گیا تھا (سوتی کپڑے پڑے ہوئے دیکھے)۔ یوحنا نے یہ سب بہت واضح طور پر دیکھا اور جو کچھ اُس نے دیکھا اُس میں غلطی کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔

i. مگر اندر نہ گیا: یوحنا کسی وجہ سے اُس قبر کے اندر نہیں گیا تھا۔ "جب اُس دوسرے شاگرد نے قبر کے اندر جھانک کر دیکھا کہ کپڑے ابھی تک قبر کے اندر ہی تھے تو اُس نے شاید یہ نتیجہ اخذ کر لیا کہ یسوع کا مُردہ بدن بھی ابھی تک قبر کے اندر ہی موجود تھا پس شاید اِس وجہ سے وہ قبر میں داخل نہ ہوا تھا۔ یا تو وہ اِس لیے قبر میں داخل نہیں ہوا کہ اُس کا یوں قبر میں داخل ہونا کسی طور پر قبر یا مر جانے والے کی بے حرمتی کا باعث نہ بنے یا پھر وہ اِس وجہ سے خوفزدہ تھا کہ کہیں وہ رسمی طور پر ناپاک نہ ہو جائے کیونکہ یہودیوں کے قانون کے مطابق کسی مُردہ بدن کو چھونے سے لوگ ناپاک ہو جاتے تھے۔" (ٹینی)

ii. اُس دور میں امیر لوگوں کی قبریں چونکہ اکثر غاروں وغیرہ میں یا پہاڑوں میں کھدائی کر کے بنائی جاتی تھیں اِس لیے وہ اتنی بڑی ہوتی تھیں کہ اُن میں لوگ اندر جا کر چل پھر بھی سکتے تھے۔ اُس میں مُردہ جسم کو رکھنے کے لیے ایک خاص جگہ بنی ہوتی تھی اور ایک طرف خاندان اور دوست احباب کے بیٹھنے کے لیے جگہ بھی بنی ہوتی تھی، جہاں پر اکثر خاندان والے بیٹھ کر اُس شخص کی موت کی وجہ سے روتے دھوتے تھے۔ قبر میں داخل ہونے کے لیے جو جگہ ہوتی تھی وہ اکثر 3 فٹ (قریباً ایک میٹر) اونچی اور اڑھائی فٹ (0.75 میٹر) کھلی ہوتی تھی۔ اِس میں با آسانی

داخل ہوا جاسکتا تھا لیکن وہاں تھوڑا سا جھکنا اور خاص انداز میں مُڑنا پڑتا تھا۔ قبر کے اندر جانے کے لئے معمولی مگر کچھ اقدامات کی ضرورت تھی اور یہاں پر ہم دیکھتے ہیں کہ یوحنا نے قبر کے اندر جانا مناسب نہ سمجھا۔

ب. **شمعون پطرس اُسکے پیچھے پیچھے پہنچا اور اُس نے قبر کے اندر جا کر دیکھا:** ہم نہیں جانتے کہ کس چیز نے یوحنا کو قبر میں نہیں جانے دیا تھا لیکن پطرس کو قبر میں داخل ہونے سے کسی بھی چیز نے نہیں روکا۔ جب وہ یوحنا کے بعد قبر پر پہنچا تو وہ فوراً قبر کے اندر چلا گیا۔ کسی بات پر فوری طور پر عمل کر دینا پطرس کے کردار کا حصہ تھا۔ یوحنا پہلے رُکا اور اُس نے اُس کے بارے میں سوچا لیکن پطرس بغیر سوچے سمجھے سیدھا قبر کے اندر چلا گیا۔

ج. **سوتی کپڑے پڑے ہیں:** قبر کے اندر جا کر پطرس نے دیکھا (دیکھنے کے لیے یہاں پر جو یونانی لفظ (theorei) استعمال ہوا ہے جس کے معنی ہیں غور سے دیکھنا، تجزیہ کرنا یا جانچ پڑتال کرنا) کہ سوتی کپڑے بڑی ترتیب کے ساتھ اُس جگہ پر پڑے ہوئے تھے۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی اُس کفن میں سے بھاپ بن کر اُڑ گیا ہو اور وہ کپڑے جوں کے توں وہاں پر ویسے ہی پڑے ہوئے تھے۔

i. **سوتی کپڑے پڑے ہیں** اور **وہ رومال جو اُسکے سر سے بندھا ہوا تھا سوتی کپڑوں کے ساتھ نہیں بلکہ لپٹا ہوا ایک جگہ الگ پڑا ہے** بیان کرتا ہے کہ جس ترتیب کے ساتھ یسوع کا مُردہ بدن وہاں پر کپڑوں میں لپیٹ کر رکھا تھا کپڑے اُسی انداز سے وہاں پر پڑے ہوئے تھے۔ یہودی لاش کو دفن کرنے سے پہلے اُس پر بہت ساری خوشبوئیں اور مُر اور عود کو ملا کر لگاتے تھے اور پر اُس بدن کو سوتی کپڑوں میں کس کر لپیٹ دیتے تھے اور بعد میں کپڑے کی مختلف پٹیوں کے ساتھ جسم کو جگہ جگہ سے باندھ دیا جاتا تھا تاکہ وہ جسم اچھی طرح لپٹا رہے۔ یسوع کو اُس کی موت کے دن دفن کرنے کے لیے وقت کی کافی زیادہ کمی تھی کیونکہ سبت شروع ہونے والا تھا اور یہ عورتیں غالباً اُس کے مُردہ بدن پر اور زیادہ خوشبوئیں اور مُر ملا عود لگا کر جسم کے تمام حصوں کو اچھی طرح سے ڈھانپنے آئی تھیں۔

ii. مُر ملا ہوا عود جب جسم پر لگایا جاتا تھا تو سوکھ کر اوپر لپیٹے ہوئے سوتی کپڑے کو سخت کر دیتا تھا اور مُردہ بدن گویا ایک طرح سے حنوط ہو جایا کرتا تھا۔ اِس طرح دفن کئے جانے والے شخص کا اگر کوئی کفن اُتارنے کی کوشش کرتا تو اُسے اِس کے لیے کافی زیادہ محنت کرنی پڑتی تھی اور اکثر اُس کپڑے کو جو سوکھ کر بہت سخت ہو گیا ہوتا تھا کاٹنا پڑتا تھا۔ پطرس نے غور سے دیکھا کہ عام طور پر جس طرح کفن کو پھاڑ کر یا کاٹ کر اُتارا جاتا تھا یسوع کے کفن کے ساتھ ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔ "یہاں پر سب سے زیادہ غور طلب بات یہ ہے کہ پطرس نے غور کر کے دیکھا کہ وہ کفن جس حالت میں یسوع کی لاش کے اوپر لپیٹا گیا تھا اُسی حالت میں پڑا ہوا تھا اور نہ تو اُسے کاٹا گیا تھا، نہ ہی اُسے پھاڑا گیا تھا لیکن یسوع کا بدن اُس میں سے غائب تھا۔ ایسے جیسے وہ بھاپ بن کر بیچ میں سے نکل گیا ہو۔" (بار کلے)

iii. جس انداز سے یسوع کا کفن رکھا ہوا تھا اُس سے یہ صاف ظاہر ہوتا تھا کہ یسوع کے بدن کو اُس میں سے نکالنے کے لیے کوئی انسانی ہاتھ استعمال نہیں ہوا تھا۔ اور اِس سے یہ بات واضح ہو رہی تھی کہ اُس قبر کے اندر کچھ نہ کچھ بہت ہی عجیب ہو چکا تھا۔

- سوتی کپڑے وہیں پر تھے - لیکن یسوع کا بدن بیچ میں سے غائب تھا۔
- سوتی کپڑے بڑی ترتیب کے ساتھ اُسی حالت میں تھے جس حالت میں یسوع کا بدن اُن میں لپیٹا گیا تھا۔ اُن میں اگرچہ یسوع کا بدن نہیں تھا لیکن کوئی ایسا ثبوت نظر نہیں آرہا تھا کہ یسوع کے بدن کو کسی انسان نے اُس میں سے نکال لیا ہو۔
- سوتی کپڑے جس ترتیب کے ساتھ وہاں پر رکھے ہوئے تھے وہ ظاہر کرتے ہیں کہ قبر میں سے کسی ڈاکو یا کسی اور شخص نے بھی یسوع کی لاش کو نہیں چُرایا تھا۔

iv. کہا جاتا ہے کہ جس کپڑے میں یسوع کو لپیٹا گیا تھا اُسے محفوظ کر لیا گیا تھا اور وہ آج کے دن تک اٹلی میں محفوظ ہے۔ اُسے انگریزی میں Shroud of Turin کہا جاتا ہے۔ ٹورِن اٹلی کے شہر کا نام ہے لہٰذا اِس اصطلاح کے معنی ہیں 'ٹورِن کا کفن'۔ اِس کفن کے حوالے سے بہت سارے تحفظات موجود ہیں اور زیادہ تر علماء کا خیال ہے کہ یہ قطعی طور پر یسوع کا کفن نہیں ہے۔ بہر حال "اِس کفن کے حوالے سے اب تک جو شواہد ملے ہیں وہ اِس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ یہ بہت قدیم (غالباً پہلی صدی کا) کپڑا [کفن] ہے۔ اور یہ کپڑا نئے عہد نامے کے بیان کو جھوٹا ثابت نہیں کرتا مزید یہ کہ جس شخص کو اِس میں لپیٹا گیا تھا اُس کے جسم کی چھاپ اِس کپڑے پر رہ گئی ہے اور وہ چھاپ کسی طرح کی فنکاری نہیں بلکہ حقیقی ہے۔ کئی لوگ اِس بات پر مُصر ہیں کہ یہ یسوع ہی کا حقیقی کفن تھا یا یہ وہ کپڑا تھا جس میں اُسے سولی سے اتارنے کے بعد لپیٹا گیا تھا۔" (Evangelical Dictionary of Theology)

v. اُس کفن یا کپڑے پر جس شخص کی شبیہ چھپی ہوئی ہے اُس کے بارے میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ وہ 5 فٹ 11 انچ لمبا تھا، اُس کا وزن تقریباً 80 کلو گرام (175 پونڈ) تھا۔ وہ مضبوط بدن والا جوان بندہ تھا جس کی عمر 30 تا 35 سال تک کی ہو گی۔ اُس کے بال لمبے تھے جو ایک چوٹی کی صورت میں باندھے گئے تھے، اور اُس کے کفن سے لاش کے بوسیدہ اور متعفن ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔ اکتوبر 1978 میں ایک تحقیقی ادارے نے ٹورِن کے اِس کفن کی جانچ پڑتال کی اور وہ اِس نتیجے پر پہنچے کہ اُس کفن پر جو نشانات تھے وہ اصل تھے اور وہ شبیہ کسی طرح کی فنکاری کا نتیجہ نہیں تھی۔ اُنہوں نے اِس بات کی بھی تصدیق کی کہ اُس کفن یا کپڑے پر جو خون لگا ہوا ہے وہ اصل خون ہے اور وہ شبیہ جو اُس پر چھپی ہوئی ہے وہ گویا ایسے بنی تھی جیسے کسی چیز کو آگ سے جھلسا کر نقش اتارہ جاتا ہے، لہٰذا اِس کی تحقیق کرنے والے نہیں جانتے کہ وہ نقش اُس کپڑے پر کیسے چھپ گیا تھا۔

vi. ٹورِن کا یہ کفن کافی دلچسپ چیز ہے لیکن ہمارے پاس کچھ ایسی وجوہات ہیں جو اِس کے یسوع کا کفن ہونے کے حوالے سے شک پیدا کرتی ہیں۔

- یوحنا بیان کرتا ہے کہ جب یسوع کو دفن کیا گیا تھا تو اُسے سوتی کپڑے میں لپیٹا گیا تھا اور ایک رومال اُس کے سر پر باندھا گیا تھا۔ پس اِس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یسوع کے جسم کو دو مختلف کپڑوں میں لپیٹا گیا تھا جبکہ ٹورِن کا کفن صرف ایک ہی لمبا کپڑا ہے جس پر کسی شخص کے سارے جسم کے نشان ہیں۔ اِس کپڑے کے یسوع کا کفن ہونے کے بارے میں بات کرنے والوں کے مطابق غالباً یہ وہ کپڑا تھا جس میں یسوع کو پہلے لپیٹا گیا اور اِس کے بعد اُس پر ایک اور کفن چڑھایا گیا تھا جو مُر ملا ہوا عود لگا کر یسوع کے جسم پر چپکایا گیا تھا۔ لیکن ہم اِس کے بارے میں حتمی طور پر کچھ بھی نہیں کہہ سکتے اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جب یوحنا سوتی کپڑوں کے پڑے ہونے کا ذکر کرتا ہے وہ یہی کفن ہے جو اٹلی میں رکھا ہوا ہے۔
- بہر حال ٹرینچ یہاں پر کہتا ہے کہ "وہ مہین کتانی چادر جس میں یسوع کو صلیب پر سے اُتار کر لپیٹا گیا تھا (متی، مرقس اور لوقا) اُسے ویسے ہی یسوع کے گرد لپٹا رہنے دیا گیا ہو گا اور اُس کے اوپر ہی اُس کا باقی کفن چڑھا دیا گیا ہو گا۔"
- ہمارے پاس اِس بات کو ماننے کے لیے اچھا جواز موجود ہے کہ خُدا قطعی طور پر یہ نہیں چاہتا تھا کہ یسوع کی ذات کے تعلق سے ایسی نشانیاں یا چیزیں باقی رہیں کیونکہ خُدا یہ ہر گز نہیں چاہتا کہ لوگ ایسی چیزوں کو متبرک خیال کرتے ہوئے اُن کی پرستش کرنا شروع کر دیں۔

vii. وہ رومال جو اُسکے سر سے بندھا ہوا تھا: "اِس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یسوع کے سر کو ایک علیحدہ کپڑے میں لپیٹا گیا تھا، اور یہ یسوع کے سینے سے اوپر گردن اور سر کے گرد اچھی طرح سے لپیٹا گیا ہو گا۔ غالباً وہ لوگ گردن کے نیچے کے حصے کو خوشبوئیں اور مُر ملا عود لگا کر پٹیوں کے ساتھ باندھا کرتے تھے۔" (ٹینی)

د. دوسرا شاگرد بھی جو پہلے قبر پر آیا تھا اندر گیا اور اُس نے دیکھ کر یقین کیا: جب پطرس قبر کے اندر گیا تو پھر دوسرا شاگرد یعنی یوحنا بھی اُس کے پیچھے پیچھے قبر کے اندر چلا گیا۔ یہاں پر دیکھنے کے لیے یونانی لفظ eiden استعمال ہوا ہے جس کے معنی ہیں سمجھنا، اہمیت کو جاننا۔ یوحنا نے دیکھا اور پھر یقین کیا۔ جس طرح سے وہ لوگ تدفین کرتے تھے، جس طرح کفن کس کر لاش پر لپیٹا جاتا تھا اور اُس نے نیچے جسم پر بہت ساری ایسی چیزیں لگائی جاتی تھیں جن کی وجہ سے کفن جسم پر چپک جاتا تھا اُن میں سے جب اُس نے یسوع کے جسم کو غائب دیکھا تو اُسے سمجھ آئی یا اُس نے یقین کیا۔

i. عام طور پر ابتدائی کلیسیا میں لوگوں نے یسوع کے جی اُٹھنے کا یقین صرف اِس وجہ سے نہیں کیا تھا کیونکہ یسوع کی قبر خالی تھی بلکہ اُنہوں نے یسوع کے جی اُٹھنے کا یقین اِس لیے کیا تھا کیونکہ وہ جی اُٹھے مسیح سے ملے تھے۔ یوحنا بہر حال اُن لوگوں میں سے ایک ہے جس نے صرف خالی قبر کو دیکھا اور یسوع کو ملنے سے پہلے ہی اُس کے جی اُٹھنے کا یقین کیا۔

ii. "اُس نے یقین کیا کہ یسوع مُردوں میں سے جی اُٹھا تھا۔ اُس نے اِس حقیقت کو اپنے ذہن میں قبول کیا، پہلی ہی نظر میں اُس نے یسوع کے جی اُٹھنے کی حقیقت کو مان لیا حالانکہ شاگرد ابھی تک اُن نوشتوں کے بارے میں پورے طور پر نہیں جانتے تھے جو یسوع کے جی اُٹھنے کے بارے میں بیان کرتے تھے۔" (ایلفرڈ)

iii. "یوحنا نے یقین کیا لیکن پطرس ابھی تک اِس حوالے سے تاریکی میں تھا۔ ایک بار پھر بعد میں آنے والا شاگرد آگے نکل گیا تھا۔" (میکلیرن)

iv. "یسوع کے جی اُٹھنے پر جو بہترین کتابیں لکھی گئی ہیں اُن میں سے زیادہ تر وکیلوں نے لکھی ہیں جو اصل میں یسوع کے جی اُٹھنے کے واقعہ کو جھٹلانا چاہتے تھے۔ جب مَیں اِس بارے میں سوچتا ہوں تو میرے ذہن میں فرینک موریسن، گلبرٹ ویسٹ،، جے۔ این۔ ڈی۔ اینڈرسن اور بہت سارے دیگر لوگ آتے ہیں۔ ایک انگریز ماہر قانون دان سر ایڈورڈ کلارک نے ایک دفعہ لکھا تھا کہ: 'ایک وکیل کے طور پر مَیں نے یسوع کے جی اُٹھنے کے پہلے دن کے بارے میں بہت گہرا مطالعہ کیا ہے۔ میرے لیے تمام ثبوت بہت ہی دوٹوک، جامع اور حتمی ہیں۔ اور مَیں نے ہائی کورٹ کے اندر ایسے اہم اور زوردار ثبوت کبھی نہیں دیکھے۔۔۔ ایک وکیل کے طور پر مَیں اِن لوگوں کی گواہی کو غیر مشروط طور پر ایسی حقیقت کے طور پر مانتا ہوں جس کو وہ بڑی آسانی کے ساتھ ثابت کر سکتے تھے۔

ہ. کیونکہ وہ اب تک اُس نوشتہ کو نہ جانتے تھے جسکے مطابق اُسکا مُردوں میں جی اُٹھنا ضرور تھا: پطرس اور یوحنا یسوع کے جی اُٹھنے کی حقیقت کو اگرچہ پورے طور پر سمجھتے نہیں تھے، لیکن اُنہوں نے یقین کیا کہ کوئی بہت بڑی بات ہو چکی ہے۔ وہ اب تک اُس نوشتہ کو نہ جانتے تھے جسکے مطابق اُسکا مُردوں میں جی اُٹھنا ضرور تھا۔ یعنی وہ یسوع کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے معنی کو نہیں سمجھتے تھے۔

i. یسوع کے جی اُٹھنے کی حقیقت کے بارے میں جان لینا بہت اہم چیز ہے لیکن صرف یہ بات کافی نہیں ہے۔ ہمیں اِس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ بائبل ہمیں اِس کا مطلب اور اِس کی اہمیت کے بارے میں سمجھائے۔

- یسوع کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ جی اُٹھنے کے سبب سے قدرت کے ساتھ خُدا کا بیٹا ٹھہرا ہے۔ (رومیوں 1 باب 4 آیت)

- یسوع کے جی اُٹھنے کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں بھی اپنے جی اُٹھنے کے بارے میں یقین دہانی کرائی جاتی ہے: کیونکہ جب ہمیں یہ یقین ہے کہ یسوع مر گیا اور جی اُٹھا تو اُسی طرح خُدا اُن کو بھی جو سو گئے ہیں یسوع کے وسیلہ سے اُسی کے ساتھ لے آئے گا۔ (1 تھسلنیکیوں 4 باب 14 آیت)
- یسوع کے جی اُٹھنے کا مطلب ہے کہ ہمارے بدنوں کے لیے خُدا کے ابدی منصوبے موجود ہیں۔ "یسوع کی تعلیمات میں کچھ بھی ایسا نہیں تھا جو غناسیتی بدعت کی اِس تعلیم کی تردید کرتا کہ انسانی بدن ناپاک ہے۔ افلاطون کے مطابق بھی گناہ سے چھٹکارہ صرف اپنے بدن سے چھٹکارہ پانے کے وسیلے ہی ممکن تھا۔ یسوع اپنے بدن کو قائم رکھتا ہے اور وہ دکھاتا ہے کہ خُدا باپ نہ صرف رُوح کو بلکہ بدن کو بھی محفوظ رکھتا ہے، اور خُدا رُوح کی طرح بدن کو بھی پاک کرنے پر قادر ہے کیونکہ ہماری رُوح اِس بدن میں رہتی ہے۔" (مورگن)
- یسوع کے جی اُٹھنے کا مطلب یہ بھی ہے کہ یسوع کی خدمت ابھی بھی جاری ہے: اِس لیے جو اُس کے وسیلہ سے خُدا کے پاس آتے ہیں وہ اُنہیں پوری پوری نجات دے سکتا ہے کیونکہ وہ اُن کی شفاعت کے لیے ہمیشہ زندہ ہے۔ (عبرانیوں 7 باب 25 آیت)
- یسوع کے جی اُٹھنے کا مطلب یہ بھی ہے کہ مسیحیت اور اِس کا خُدا دُنیا اور اُس کے تمام مذاہب کے اندر بالکل منفرد ہیں اور دُنیا میں اُن جیسا کوئی بھی نہیں ہے۔
- یسوع کا جی اُٹھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ اگرچہ یسوع نے صلیب پر اِس طرح سے جان دی جیسے کوئی مجرم جان دیتا ہے لیکن حقیقت میں وہ ایک بے گناہ انسان کے طور پر مرا، اُس نے اپنی محبت میں خود کو ہمارے لیے قربان کر دیا، اُس نے ہم سب کے گناہوں کی خاطر اپنی جان دی۔ یسوع کی صلیب پر موت ہمارے گناہوں کے کفارے کی ادائیگی تھی لیکن اُس کا جی اُٹھنا اصل میں اُس کے کفارے کی قبولیت کی رسید تھی جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ جو ادائیگی یسوع نے کی تھی وہ خُدا باپ کی نظر میں کامل تھی۔

ب: جی اُٹھے مسیح سے مریم مگدلینی کی ملاقات

1. (11-13 آیات) غم سے نڈھال مریم خالی قبر کے اندر دو فرشتے دیکھتی ہے۔

لیکن مریم باہر قبر کے پاس کھڑی روتی رہی اور جب روتے روتے قبر کی طرف جھک کر اندر نظر کی۔ تو دو فرشتوں کو سفید پوشاک پہنے ہوئے ایک کو سرہانے اور دُوسرے کو پینتانے بیٹھے دیکھا جہاں یسوع کی لاش پڑی تھی۔ اُنہوں نے اُس سے کہا اَے عورت تُو کیوں روتی ہے؟ اُس نے اُن سے کہا اِسلئے کہ میرے خُداوند کو اُٹھالے گئے ہیں اور معلوم نہیں کہ اُسے کہاں رکھا ہے۔

اَ۔ مریم باہر قبر کے پاس کھڑی روتی رہی: پطرس اور یوحنا نے یسوع کی خالی قبر کا جائزہ لیا اور یوحنا نے اِس بات کا یقین کیا کہ یسوع جی اُٹھا تھا اگرچہ وہ ابھی یسوع کے جی اُٹھنے کے معنی کو نہیں جانتا تھا۔ مریم کو ابھی تک اِس بات کا نہ تو فہم تھا نہ ہی اعتماد کہ یسوع اصل میں جی اُٹھا تھا، اِس لیے وہ ابھی تک وہاں کھڑی رو رہی تھی۔

ب. جب روتے روتے قبر کی طرف جھک کر اندر نظر کی: مریم بھی وہ سب دیکھنا چاہتی تھی جو پطرس اور یوحنا نے دیکھا تھا اِس لیے اُس نے جھک کر قبر میں دیکھنے کی کوشش کی۔ لیکن یوحنا اور پطرس کے جائزے میں اور مریم کے جائزے میں بہت زیادہ فرق تھا۔ جب اُس نے جھک کر قبر میں نظر کی تو اُسے بالکل مختلف منظر دیکھنے کو ملا۔

ج. تو دو فرشتوں کو سفید پوشاک پہنے ہوئے۔۔۔ بیٹھے دیکھا: مریم نے قطعی طور پر یسوع کا کفن اور دیگر چیزیں جو شاگردوں نے دیکھی تھیں نہیں دیکھیں، بلکہ جب اُس نے دیکھا تو قبر میں دو فرشتے تھے۔ یہاں پر مریم ہمیں خوف یا حیرت کے ساتھ اپنا ردِ عمل ظاہر کرتی ہوئی نظر نہیں آتی، غالباً پہلی نظر میں وہ اِس بات کو سمجھ ہی نہیں پائی کہ وہاں پر فرشتے تھے (عبرانیوں 13 باب 2 آیت)

i. "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فرشتوں کی وہاں پر موجودگی مریم کے لیے کوئی زیادہ اہمیت نہیں رکھتی تھی۔ مریم کے ذہن میں صرف ایک ہی بات چل رہی تھی کہ اُس کے خُداوند کا بدن وہاں پر موجود نہیں تھا۔" (میکلیرن)

ii. "وہ [فرشتے] اُس کے لیے بھیجے گئے تھے اور اِس لیے وہاں موجود تھے کہ مسیح کے پیروکاروں کو اُس کے جی اُٹھنے کے حوالے سے بتائیں۔ یہ اُن کے ذمے لگائی سرگرمیوں میں سے ایک ہے (اور وہ ہمیشہ ہی اِس طرح کی سرگرمیوں کو سرانجام دینے کے لیے خوش ہوتے ہیں) جن کے ذریعے سے وہ مقدسین کی حوصلہ افزائی اور اصلاح کر سکتے ہیں اور اِس خدمت کو وہ رُوحانی انداز سے بات کر کے یا کچھ مخصوص عوامل کے ذریعے سے کرتے ہیں۔" (ٹراپ)

iii. ایک کو سرہانے اور دُوسرے کو پینتانے بیٹھے دیکھا: "کفارے کے سرپوش کے دونوں سروں پر بھی اِسی طرح سے دو کرّوبی بنائے گئے تھے: خروج 25 باب 18-19 آیات" (کلارک)

د. میرے خُداوند کو اُٹھالے گئے ہیں اور معلوم نہیں کہ اُسے کہاں رکھا ہے: مریم نہ تو ایسا سوچ رہی تھی اور نہ ہی کوئی ایسی توقع کر رہی تھی کہ یسوع زندہ ہو گیا ہے۔ وہ بس یہ جاننا چاہتی تھی کہ اُس کا بدن کہاں پر رکھا ہوا ہے تا کہ وہ اُن خوشبودار چیزوں کو یسوع کے بدن پر لگا سکے جو وہ ساتھ لے کر آئی تھی۔ یہاں پر ہمیں یہ بات بھی واضح طور پر نظر آتی ہے کہ اُس نے فرشتوں کی موجودگی کی وجہ سے یسوع کے وہاں پر پڑے کفن کو بھی نہیں دیکھا تھا۔

2. (14-16 آیات) مریم یسوع سے ملتی ہے۔

یہ کہہ کر وہ پیچھے پھری اور یسوع کو کھڑے دیکھا اور نہ پہچانا کہ یہ یسوع ہے۔ یسوع نے اُس سے کہا اَے عورت تُو کیوں روتی ہے؟ کس کو ڈھونڈتی ہے؟ اُس نے باغبان سمجھ کر اُس سے کہا میاں اگر تُو نے اُسکو یہاں سے اُٹھایا ہو تو مجھے بتا دے کہ اُسے کہاں رکھا ہے مَیں اُسے لے جاؤں۔ یسوع نے اُس سے کہا مریم! اُس نے مڑ کر اُس سے عبرانی زبان میں کہا ربُّونی اَے اُستاد!۔

اَ. وہ پیچھے پھری اور یسوع کو کھڑے دیکھا: مریم حیران اور پریشان تھی کہ یسوع کہاں پر ہے لیکن وہ اُس سے کچھ زیادہ دور نہیں تھا۔

i. "غالباً وہ جلدی جلدی پیچھے کو مُڑی، ہو سکتا ہے کہ اُس نے اپنے پیچھے کچھ آوازیں سُنی ہوں یا پھر کوئی حرکت محسوس کی ہو۔ یا پھر جیسے کریسوسٹم سے لیکر بہت سارے مفسرین نے بیان کیا ہے کہ یسوع کو مریم کے پیچھے کھڑا دیکھ کر فرشتوں نے کوئی خاص حرکت کی ہو، ہم اِن سب کے بارے میں حتمی طور پر کچھ نہیں جانتے۔" (مورث)

ب. **اور نہ پہچانا کہ یہ یسوع ہے:** مریم یسوع کو اچھی طرح جانتی تھی لیکن یہ حیرت کی بات ہے کہ یہاں پر اُس نے یسوع کو فوری طور پر نہ پہچانا تھا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ایسا اِس وجہ سے ہوا کیونکہ وہ جذباتی طور پر ہلکان ہو چکی تھی اور اُس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ دیگر کچھ کا خیال ہے کہ یسوع اُس وقت کسی حد تک مختلف نظر آرہا ہو گا، غالباً اُس کے جسم پر مار کے بہت سارے نشان ہونگے۔

i. "وہ یسوع کے وہاں پر ہونے کی بالکل کوئی توقع نہیں کر رہی تھی بلکہ اُس کے دل میں دیگر بہت طرح کے خیالات گردش کر رہے تھے۔" (ایلفرڈ)

ii. "یسوع اُسے اِس لیے مختلف نظر نہیں آرہا تھا کیونکہ اُس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں بلکہ وہ اِس لیے مختلف نظر آرہا تھا کیونکہ جی اُٹھنے کے بعد اُس کی ہیبت بدل چکی تھی (مرقس 16 باب 12 آیت)۔" (ڈوڈز)

iii. "جی اُٹھنے مسیح کی ذات میں کچھ تو مختلف تھا کیونکہ جب بھی وہ لوگوں کے سامنے گیا وہ اُسے فوری طور پر پہچان نہیں سکے تھے۔" (مورِث)

ج. **اَے عورت تُو کیوں روتی ہے؟ کس کو ڈھونڈتی ہے؟** یسوع نے اپنے آپ کو فوری طور پر مریم پر ظاہر نہیں کر دیا تھا۔ لیکن یسوع اُس کے ساتھ کسی طرح کا کوئی کھیل بھی نہیں کھیل رہا تھا بلکہ وہ ایسا کرنے کی بدولت اُسکی بے یقینی کو ختم کر رہا تھا اور یہ بھی کہ وہ یسوع کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے وعدے کو بھول گئی تھی۔

د. **مجھے بتا دے کہ اُسے کہاں رکھا ہے مَیں اُسے لے جاؤں:** یہ ممکن ہے کہ وہ مریم ایک کافی لمبے قد کاٹھ کی عورت ہو اور جسمانی طور پر اتنی مضبوط ہو کہ وہ ایک مُردہ شخص کی لاش کو اکیلی ہی اُٹھا کر لے جانے کے قابل ہو۔ لیکن ہمیں بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے دُکھی جذبات کی رو میں اِس قدر بہہ رہی تھی کہ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا باتیں کر رہی تھی۔

i. "اُس کے الفاظ یسوع مسیح کے لیے اُس کے خلوص کا اظہار کرتے ہیں۔ اُس نے بالکل یہ نہیں سوچا کہ اگر کوئی اُسے دکھا دیتا کہ وہ لاش کہاں تھی تو وہ کس طرح اُسے اُٹھا کر لے جاتی اور اگر اُس سے کوئی پوچھتا کہ وہ ایسا کیوں کر رہی ہے تو وہ کیا جواب دیتی۔" (ٹینی)

ii. "یہ ضرب المثل کتنی سچی ہے کہ 'محبت کسی طرح کے بوجھ کو محسوس نہیں کرتی'! جس وقت یسوع مصلوب ہوا تو وہ اپنی بھرپور جوانی میں مصلوب ہوا تھا اور اب اُس کے بدن کے ساتھ پچاس سیر کے قریب اور چیزیں بھی بندھی ہوئی تھیں۔ لیکن اِس کے باوجود مریم یہ سوچ رہی تھی کہ اگر اُسے پتا چل جاتا کہ اُس کی لاش کہاں پر رکھی ہوئی ہے تو وہ اُسے اُٹھا کر لے جاتی۔" (کلارک)

ہ. **یسوع نے اُس سے کہا مریم!** یسوع کی طرف سے صرف ایک لفظ کے ادا کیے جانے کی ضرورت تھی اور اِس سے ہر ایک بات واضح ہو جاتی تھی۔ اُس نے جب اپنے پیارے مسیحا کی خاص آواز اور خاص لہجے میں اپنا نام سنا تو وہ اُسے پہچان گئی اور فوری طور پر اُسے ربونی کہہ کر پکارا (بالکل اُسی طرح جیسے ایک اور مریم نے بھی یسوع کو بولا تھا، یوحنا 11 باب 28 آیت)

i. "یسوع نے اُس کا عبرانی نام پکارا 'مریم' جو یونانی زبان میں 'ماریہ' کے طور پر جانا جاتا ہے۔" (ٹرینچ) یسوع نے خود کو مریم پر ظاہر کرنے کے لیے اُسے اپنا تعارف نہیں کروایا بلکہ اُسے بتایا کہ وہ [مریم] یسوع کے نزدیک کون تھی۔

ii. اگرچہ اُس کی آنکھوں نے اُسے دھوکہ دیا تھا لیکن اُس کے کانوں نے اُس آواز کو پہچان لیا۔ "بہت سارے لوگوں ہر روز اُسے اِس نام سے پکارتے ہونگے۔ وہ اپنے اِس نام کو بہت سارے لوگوں کے لبوں سے دن میں کئی ایک بار سنتی ہو گی۔ لیکن صرف یسوع نے اُس کو اپنے خاص لہجے سے کہا کہ اُس نے یسوع کو فوراً پہچان لیا۔" (مائیر)

iii. "کبھی بھی ایک لفظ کے ادا کئے جانے کی وجہ سے ایسی جذباتی صورتحال پیدا نہیں ہوئی ہو گی جیسی ہم یہاں پر دیکھتے ہیں۔" (ٹاسکر) "یسوع ایک لفظ میں بھی ایک بہت عمدہ اور کامل پیغام دے سکتا ہے۔" (سپرجن)

iv. "باغِ عدن میں جب انسان گناہ میں گر گیا تو عورت کے سامنے ہر ادا ہونے والے فقرے میں دکھ کی شدت بڑھتی چلی گئی تھی، لیکن اُس باغ میں جہاں پر یسوع مسیح دفن کیا گیا تھا، جب وہ زندہ ہوا تو عورت کے لیے امن، سکون اور مسرت کا پیغام اُس کے وسیلے سے آیا جو عورت کی نسل سے آنے والا وعدے کا فرزند اور ہمارا خُداوند یسوع مسیح تھا۔ ایک طرف تو عدن میں بولے گئے فقرے عورت پر بڑی شدت کے ساتھ گراں گزرے لیکن یہاں پر یسوع کی طرف سے بولے گئے الفاظ اِس قدرت محبت کے ساتھ ادا کئے گئے کہ مریم کے لیے امن، تسلی اور خوشی کا سبب تھے۔" (سپرجن)

3. (17-18 آیات) یسوع مریم کو بھیجتا ہے کہ وہ شاگردوں کو بتائے۔

یسوع نے اُس سے کہا مجھے نہ چھُو کیونکہ مَیں اب تک باپ کے پاس اُوپر نہیں گیا لیکن میرے بھائیوں کے پاس جا کر اُن سے کہہ کہ مَیں اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خُدا اور تمہارے خُدا کے پاس اُوپر جاتا ہوں۔ مریم مگدلینی نے آ کر شاگردوں کو خبر دی کہ مَیں نے خُداوند کو دیکھا اور اُس نے مجھ سے یہ باتیں کہیں۔

اَ. مجھے نہ چھُو: کنگ جیمز ورژن کے پرانے ترجمے کے مطابق جس انداز سے یہ بات لکھی گئی ہے اُس کی وجہ سے اکثر کئی لوگ پریشانی محسوس کرتے ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یسوع مریم کو اِس لیے کہہ رہا ہے کہ وہ اُسے نہ چھوئے کیونکہ اُس کا چھونا کسی نہ کسی طور پر یسوع کی پاکیزگی پر اثر انداز ہو سکتا تھا [جیسے کہ کسی کہ طہارت کو خراب کر سکتا تھا]۔ لیکن زیادہ تر علماء کی رائے کے مطابق مریم نے فوراً یسوع کو تھام لیا اور وہ اُسے جانے نہیں دینا چاہتی تھی۔

i. "غالباً یہاں پر ہمیں یونانی زبان میں جس انداز سے یہ بات کی گئی ہے اُس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہاں پر یہ نہیں کہا گیا کہ کچھ بھی نہ کرو، بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ جو کچھ کر رہی ہو اُسے اب روک دو۔" (مورث)

ii. "یسوع یہاں پر احتجاجاً یہ نہیں کہہ رہا کہ مریم اُس کو نہ چھوئے کہیں وہ اُس کے چھونے کی وجہ سے ناپاک ہی نہ ہو جائے، بلکہ وہ اُسے کہہ رہا تھا کہ وہ اُسے روکے نہ رہے کیونکہ وہ اُسے اور رسولوں کو پھر دوبارہ ملے گا۔" (ٹینی)

iii. "مناسب طور پر تفسیر کرتے ہوئے ہمیں یہ فرض کرنا پڑتا ہے کہ یسوع نے ہماری خاطر قربانی تو دے دی تھی لیکن یومِ کفارہ کے طرز کی قربانی گزراننے کے لیے جیسے کاہن پاک ترین مقام میں داخل ہوتا تھا یسوع نے ابھی آسمان پر پاک ترین مقام میں داخل ہونا تھا۔" (بروس)

iv. اِس سے ہمیں یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ جی اُٹھے مسیح کا بدن اگرچہ پہلے بدن ہی کی مانند تھا لیکن وہ بہت طرح سے پہلے بدن سے مختلف بھی تھا۔ یسوع کا بدن بالکل حقیقی اور ٹھوس تھا اور وہ جی اُٹھنے کے بعد کسی طور پر کوئی بھوت پریت نہیں بن گیا تھا۔

ب. میرے بھائیوں کے پاس جا کر اُن سے کہہ: یسوع نے ایک عورت کو اپنے جی اُٹھنے کی پہلی گواہ بنایا۔ اُس دور کی عدالت کسی عورت کی گواہی کو قبول نہیں کرتی تھی لیکن یسوع قبول کرتا تھا۔

i. اِس بات سے اِس سارے بیان کی تاریخی سچائی کا بھی ثبوت ملتا ہے۔ اگر کوئی یسوع کے جی اُٹھنے کی کہانی کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتا یا اپنے پاس سے گھڑنے کی کوشش کرتا تو وہ یقینی طور پر عورتوں کو اُس کے جی اُٹھنے کے پہلے گواہوں کے طور پر پیش نہ کرتا کیونکہ اُس دور میں عورتوں کی گواہی کو قابلِ اعتبار نہیں مانا جاتا تھا۔

ii. "دوسری صدی کے آخری حصے میں ہو گزرنے والا مسیحیت کا بہت بڑا مخالف سیلسس یسوع کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کو ایک ہیجانی اور جذباتی طور پر بیمار عورت کی فریب نظری قرار دیتا ہے۔" (بروس)

iii. میرے بھائیوں: یہ بات دل کو چھو لیتی ہے کہ یسوع نے اپنے اُن سب شاگردوں کے لیے جو یوحنا کے علاوہ اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اپنے بھائی کہہ کر پکارا۔ اور یہ بھی قابلِ غور بات ہے کہ جب یسوع نے یہ اصطلاح اپنے شاگردوں کے لیے استعمال کی تو مریم فوراً سمجھ گئی کہ یسوع کن کے بارے میں بات کر رہا تھا۔

iv. "مجھے نہیں معلوم کہ ہمارے خُداوند نے اپنے شاگردوں کو کہیں اور پر بھائی کہہ کر پکارا ہو۔ اُس نے اُنہیں اپنے خادم کہہ کر پکارا، اُس نے اُنہیں اپنے دوست کہہ کر پکارا؛ اور اب جی اُٹھنے کے بعد اُس نے اُنہیں اپنے بھائی کہہ کر پکارا ہے۔" (سپرجن)

ج. مَیں اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خُدا اور تمہارے خُدا کے پاس اُوپر جاتا ہوں: جب یہاں پر یسوع خُدا کے بارے میں بات کر رہا ہے تو اُس نے اُن سے یہ نہیں کہا کہ 'ہمارے باپ اور خُدا' کے پاس جاتا ہوں۔ بلکہ اُس نے کہا کہ مَیں اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خُدا اور تمہارے خُدا کے پاس جاتا ہوں۔ اِس سے یسوع نے یہ بات واضح کی کہ اُس کا خُدا باپ کے ساتھ ایک خاص رشتہ ہے اور اگرچہ شاگردوں کا بھی خُدا کے ساتھ خاص رشتہ ہے لیکن وہ ویسا رشتہ نہیں جیسا یسوع کا اپنے باپ کے ساتھ ہے۔

i. "یسوع یہاں پر یہ نہیں کہتا ہے 'ہمارے خُدا' کے پاس جاتا ہوں۔ وہ یہاں پر اپنے شاگردوں کو بتاتا ہے کہ وہ اُس کا باپ اور طرح سے ہے اور اُن شاگردوں کا باپ اور طرح سے ہے۔ وہ اپنی فطرت کے لحاظ سے میرا باپ ہے اور اپنے فضل کے لحاظ سے تمہارا باپ ہے۔ اُسی خُدا باپ کے ماتحت مَیں انسان کے روپ میں تمہارا خُدا ہوں جو اُسکے اور تمہارے درمیان میں درمیانی ہوں۔" (اگسٹن)

ii. یسوع نے یہاں پر خاص طور پر اپنے آسمان پر اُٹھا لیے جانے کے بارے میں بات کی ہے۔ اُس کے اُٹھا لیے جانے کی بدولت اُس کے شاگردوں کو یہ معلوم ہوا کہ وہ مُردوں میں سے اِس لیے جی اُٹھا ہے کہ پھر کبھی بھی موت کا مزہ نہ چکھے۔

ج: جی اُٹھے مسیح سے شاگردوں کی ملاقات

1. (19 آیت) یسوع اُن کے درمیان میں آموجود ہوتا ہے۔

پھر اُسی دن جو ہفتہ کا پہلا دن تھا شام کے وقت جب وہاں کے دروازے جہاں شاگرد تھے یہودیوں کے ڈر سے بند تھے یسوع آکر بیچ میں کھڑا ہوا اور اُن سے کہا تمہاری سلامتی ہو!

اَ. پھر اُسی دن جو ہفتہ کا پہلا دن تھا شام کے وقت: یہ واقعہ بالکل اُسی دن ہوا جب مریم نے صبح قبر کو خالی پایا تھا اور یسوع مُردوں میں سے جی اُٹھا تھا۔ کلامِ مقدس کے اندر ہمیں اُسی دن جب یسوع جی اُٹھا تھا اُس کے پانچ مقامات پر ظہور کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

- وہ مریم مگدلینی پر ظاہر ہوا۔ (یوحنا 20 باب 11-18 آیات)
- وہ دیگر عورتوں پر ظاہر ہوا۔ (متی 28 باب 9-10 آیات)
- وہ اماؤس کی راہ پر دو لوگوں پر ظاہر ہوا۔ (مرقس 16 باب 12-13 آیات؛ لوقا 24 باب 13-32 آیات)

- وہ پطرس پر ظاہر ہوا۔(لوقا24باب33-35آیات؛1کرنتھیوں15باب5آیت)
- وہ دس رسولوں پر اُس وقت ظاہر ہوا جب توما اُن کے درمیان نہیں تھا۔ (یوحنا20باب19-23آیات)

ب. جہاں شاگرد تھے: یہ اچھی بات تھی کی وہ سب شاگرد ایک ہی جگہ پر موجود تھے۔ جب یسوع اُن سے رخصت ہو رہا تھا تو اُس نے اُنہیں کہا تھا کہ وہ ایک دوسرے سے پیار کریں اِس سے یہی تاثر ملتا ہے کہ یسوع اُنہیں ساتھ رہنے کی تلقین کر رہا تھا(یوحنا15باب17آیت) یسوع نے وہاں سے رخصت ہونے کے بعد اُن میں باہمی اتحاد کے لیے بھی دُعا کی تھی(یوحنا17باب11آیت)۔ یسوع کے اِس حکم کی تعمیل ہوئی تھی اور اُس کی دُعا کا جواب مل گیا تھا اور ہم دیکھتے ہیں کہ اُس کی مصلوبیت کے فوراً بعد اُس کے شاگرد اکٹھے تھے۔

ج. جب وہاں کے دروازے۔۔۔بند تھے: یہاں پر صرف یہ نہیں بتایا جا رہا کہ دروازے بند تھے، بلکہ اُنہیں اچھی طرح سے تالے لگا کر بند کیا گیا تھا تا کہ کوئی رسولوں پر حملہ نہ کر دے اور اُنہیں یسوع کے شاگرد ہونے کی وجہ سے نقصان نہ پہنچا دے۔ پس یہاں پر بیان کیا جا رہا ہے کہ اُس گھر کے دروازے اچھی طرح سے بند تھے اور اچانک ہی یسوع اُن کے درمیان میں آموجود ہوا۔ ابھی ہمیں نہیں بتایا گیا کہ یسوع اُن کے درمیان کیسے آ گیا تھا، لیکن یہاں پر پیش کردہ بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ معمول کے بالکل برعکس اچانک ہی اُن کے درمیان میں ظاہر ہو گیا تھا۔

i. "جب انجیل نویس ہمیں یہ بتاتا ہے کہ دو دروازے بند تھے تو اِس کا مطلب ہے کے دروازوں کو تالوں کی مدد سے بند کیا گیا تھا کیونکہ شاگرد یہودیوں کے خوف کی وجہ سے چھپ کر بیٹھے ہوئے تھے۔" (مورث)

ii. وہ دروازے اِس لیے بند تھے تا کہ کوئی اُنہیں کسی طرح کا کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔ اُن بند اور قفل لگے دروازوں نے یسوع کو بھی باہر ہی چھوڑ دیا تھا۔ ہم خُدا کے شکر گزار ہیں کہ ہمارا مسیح اُن بند دروازوں اور تالوں سے زیادہ عظیم اور قادر ہے وہ دروازے بند ہونے کے باوجود اپنے شاگردوں کے پاس پہنچ گیا تھا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زندگیوں کے دروازے اور تالے یسوع کی ذات کے لیے کھول کر رکھیں۔

iii. "بعد میں جب رُوح القدس اُن پر نازل ہوا تو اُنہوں نے نہ صرف سارے دروازے کھول دیئے بلکہ اُنہوں نے بڑی بہادری کے ساتھ یسوع کی انجیل کی خوشخبری کی منادی بھی کی اور وہ کسی بات سے قطعی طور پر خوفزدہ نہیں تھے۔" (ٹراپ)

iv. یسوع آ کر بیچ میں کھڑا ہوا: "یہاں پر استعمال ہونے والا لفظ یہ بیان کرتا ہے کہ یسوع غیر مرئی انداز سے اُن کے درمیان میں پہنچ گیا اور اچانک ہی اُن پر اپنے آپ کو ظاہر کر دیا۔" (ایلفرڈ)

v. یسوع کا یہ بہت ہی عجیب اور معجزاتی ظہور اِس بات کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ جی اُٹھنے کے بعد جو جلالی بدن یسوع اور اُس کے پیروکاروں کو ملے گا وہ دُنیا کی اِن پابندیوں سے بالا ہو گا۔ اب ہم جو یسوع پر ایمان رکھتے ہیں اُسی کے انداز میں زندہ کئے جائیں گے (رومیوں6باب4آیت؛1کرنتھیوں15باب42-45آیات)، اور اِس سے ہمیں یہ اشارہ اور تسلی بھی ملتی ہے کہ ہم بھی جی اُٹھنے کے بعد اِس طرح کے بدن پائیں گے۔

vi. "جو کچھ یوحنا ہمیں دکھانا چاہتا ہے ہم اُس سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں کہہ سکتے اور وہ یہ دکھانا چاہتا ہے کہ جی اُٹھا مسیح بند دروازوں کی وجہ سے کسی طرح کی بے بسی کا شکار نہیں تھا۔ جب وہ سب دروازے مقفل کر کے اندر بیٹھے ہوئے تھے تو یسوع معجزانہ طور پر اُن کے درمیان میں آموجود ہوا۔" (مورث)

vii. اپنے جی اُٹھنے کے بعد یسوع ضرور کہیں نہ کہیں پر گیا ہو گا اور اُس نے کچھ نہ کچھ کیا ہو گا لیکن پھر وہ اپنے لوگوں کے ساتھ ایک ہونا چاہتا تھا، پس وہ بند دروازوں کے پیچھے بیٹھے ہوئے اپنے لوگوں کو ڈھونڈ کر اُن کے پاس پہنچ گیا۔

د. **تمہاری سلامتی ہو!** جس دن یسوع کو گرفتار کیا گیا تھا اُس روز اُس کے شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے تھے، پس اُن کے اُس رویے کی وجہ سے وہ غالباً یہ توقع کر رہے تھے کہ اگر یسوع اُنہیں ملا تو وہ یقینی طور پر اُن کو ڈانٹے گا اور اُن پر دھوکہ دینے اور بیوفائی کرنے کا الزام عائد کرے گا۔ اِس کے برعکس یسوع اُن کے پاس امن کے کلام کے ساتھ آیا۔ صلح جوئی کی طرف لے کر جانے والا امن۔

i. "یسوع کا یہ کہنا کہ تمہاری سلامتی ہو ایک طرح سے اِس بات کی یقین دہانی تھی کہ اُنہیں کسی بات سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ بھی کہ سب کچھ ٹھیک ہے، کیونکہ وہ یسوع کے اچانک اُن کے درمیان میں ایسے ظاہر ہو جانے کی وجہ سے ڈر گئے تھے۔(لوقا 24باب 36آیت)" (ٹریپ)

ii. "ہمارا خداوند اپنے ڈرپوک اور ایمان میں بہت ہی کمزور شاگردوں کے پاس آیا، وہ اُن کے درمیان میں کھڑا ہو گیا اور اُس نے اُن کی حوصلہ افزائی کے لیے یہ خاص الفاظ بولے کہ 'تمہاری سلامتی ہو!' اَے میری جان اگرچہ تُو اُن سب میں سے کمتر ترین ہے جنہیں اُس نے اپنے خون سے خریدا ہے تو بھی وہ تیرے پاس کیوں نہیں آئے گا؟" (سپرجن)

2. (20-23 آیات) جی اُٹھا یسوع شاگردوں کو اپنا آپ دکھاتا اور اُنہیں اختیار بخشتا ہے۔

اور یہ کہہ کر اُس نے اپنے ہاتھوں اور پسلی کو اُنہیں دِکھایا۔ پس شاگرد خُداوند کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ یسوع نے پھر اُن سے کہا تمہاری سلامتی ہو! جس طرح باپ نے مجھے بھیجا ہے اُسی طرح مَیں بھی تمہیں بھیجتا ہوں۔ اور یہ کہہ کر اُن پر پھونکا اور اُن سے کہا رُوح القدس لو۔ جنکے گناہ تم بخشو اُنکے بخشے گئے جنکے گناہ تم قائم رکھو قائم رکھے گئے ہیں۔

اَ. **اُس نے اپنے ہاتھوں اور پسلی کو اُنہیں دِکھایا:** یسوع نے اپنے شاگردوں کو اِس بات کا یقین دلایا کہ وہی اصل میں یسوع ناصری تھا اور وہ دراصل مُردوں میں سے جی اُٹھا تھا۔ یسوع نے یہ باتیں دس رسولوں کے علاوہ وہاں پر موجود لوگوں کے سامنے کی تھیں۔ اگر ہم لوقا کا بیان پڑھیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہاں پر یسوع کے دس شاگردوں کے علاوہ اور لوگ بھی موجود تھے (لوقا 24باب 33آیت) اور یسوع نے دراصل اُنہیں یہ دعوت دی کہ وہ اُس کے بدن کو چھو کر دیکھیں کہ وہ حقیقی ہے یا نہیں۔ (لوقا 24باب 39-40آیات)

i. "یسوع اُن کے درمیان کوئی نیا خیال، کوئی نئی فلسفیانہ دریافت، کوئی گہری تعلیم، کوئی گہرا راز یا کوئی بھی اور چیز دکھانے کے لیے ظاہر نہیں ہوا تھا بلکہ اپنے آپ کو اُنہیں دکھانے کے لیے ظاہر ہوا تھا۔ ایک طرح سے وہ روحانی انا پرست روپ میں اُن پر ظاہر ہوا تھا کیونکہ اُس نے جو کچھ بولا وہ بھی اُس کی اپنی ذات کے بارے میں تھا اور اُس نے صرف اپنی ذات ہی اُنہیں دکھائی تھی۔" (سپرجن)

ب. **تمہاری سلامتی ہو!** یسوع نے اُنہیں امن و سلامتی کی برکت دی (یوحنا 20باب 19آیت)، اور اِس کی اصل وجہ دراصل یہ تھی کہ اُن کے خوف کو کم کیا جا سکے اور یسوع کے اچانک اُن کے درمیان میں ظاہر ہو جانے کی وجہ سے اُن میں جو حیرانی و پریشانی پائی جا رہی تھی اُس میں سے اُنہیں نکالا جا سکے (لوقا 24باب 36آیت)۔ سلامتی کی اِس برکت کی دہرائی ہم پر ظاہر کرتی ہے کہ یہ کس قدر اہم بات اور چیز تھی۔ جی اُٹھا مسیح سب کے لیے سلامتی کا پیغام لے کر آیا تھا۔

i. "وہ تمام قوتیں جنہوں نے انسان کے امن اور سلامتی کو تباہ کر دیا تھا یسوع نے تن تنہا اُن کا سامنا کیا تھا۔ جب یسوع اُن کو کہہ رہا تھا کہ 'تمہاری سلامتی ہو' تو وہ صرف ایک خواہش سے بہت زیادہ بڑھ کر کچھ کہہ رہا تھا۔ وہ ایک اعلان کر رہا تھا، ایک بہت بڑا دعویٰ کر رہا تھا۔ وہ اُنہیں کلماتِ برکت عطا کر رہا تھا، وہ اُن کی زندگیوں میں اپنی برکت کو انڈیل رہا تھا۔" (مورگن)

- میرے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں–سلامتی
- مجھے گناہ کی غلامی سے آزادی مل گئی ہے–سلامتی
- میرے خُداوند نے میری فکروں اور میرے خوف کو خود اُٹھالیا ہے–سلامتی
- مجھے ابدی زندگی کی یقین دہانی ہو گئی ہے–سلامتی

ii. "اِس سے پہلے کہ ہم سلامتی کی انجیل کی منادی دوسرے لوگوں کے سامنے کریں، ہمیں خود اندرونی طور پر اور بیرونی طور پر سلامتی، امن اور اطمینان کی ضرورت ہے جو یسوع کی ذات میں ملتا ہے۔" (بوئیس)

ج. **جس طرح باپ نے مجھے بھیجا ہے:** یسوع نے اپنے شاگردوں کو یہ مشن دیا کہ وہ اِس زمین پر اُس کے کام کو جاری وساری رکھیں۔ اُن کو یہ حکم ملا تھا کہ جس کام کے لیے یسوع نے پہلے سے ہی دُعا کر دی تھی (یوحنا 17 باب 18 آیت) وہ اُس کو پورا کریں۔ "جس طرح تو نے مجھے اِس دُنیا میں بھیجا ہے، مَیں بھی اِنہیں بھیجتا ہوں۔"

i. اِس کا مطلب ہے کہ اُس وقت بھی اور آج کے دن تک جس طرح سے خُدا باپ نے اپنے بیٹے کو اِس دُنیا میں بھیجا تھا، شاگردوں کو یسوع اِس دُنیا میں بھیجتا ہے۔ جس طرح ہم نے پیچھے بھی اِس بات پر غور کیا ہے (یوحنا 17 باب 18 آیت) کہ یسوع کے شاگرد داصل میں بھیجے گئے ہیں، وہ مشنری ہیں، جو ایک یونانی لفظ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں "جسے بھیجا گیا ہو۔"

ii. لوقا 24 باب 23 آیت بیان کرتی ہے کہ جس دن یسوع جی اُٹھا تھا اور اپنے شاگردوں کو ملا تھا اُن کی یہ ملاقات بہت زیادہ اہمیت کی حامل تھی۔ اِس بیان کے مطابق گیارہ اور دیگر کچھ لوگ وہاں پر موجود تھے (یہوداہ اسکریوتی اور توما کے علاوہ) دس تو شاگرد ہی تھے جنہوں نے یسوع سے رُوح پایا اور اُس سے یہ حکم بھی حاصل کیا۔ اِس کا مطلب ہے کہ یسوع ہر ایک ایماندار کو اِس دُنیا میں انجیل کی منادی کے لیے بھیجتا ہے۔

iii. یوحنا 17 باب 18 آیت کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح باپ کی طرف سے یسوع کو بھیجا گیا تھا اور اِسے یسوع کی اِس بات کے ساتھ جوڑتے ہیں کہ 'مَیں بھی تمہیں بھیجتا ہوں'۔ ہم بالکل اُسی طرح سے بھیجے گئے ہیں جیسے کہ خُداوند یسوع مسیح بھیجا گیا تھا۔

- یسوع افلاطون اور ارسطو کی طرح کسی فلسفی کے روپ میں نہیں بھیجا گیا تھا۔ اگرچہ وہ اُن سے بہت زیادہ بہتر طور پر ہر ایک فلسفے کو جانتا تھا۔
- یسوع کو کسی موجد یا سائنسدان کے طور پر نہیں بھیجا گیا تھا، اگرچہ وہ بہت ساری نئی چیزوں اور نئی جگہوں کی دریافت کر سکتا تھا۔
- یسوع کو کسی جنگجو فاتح کے طور پر نہیں بھیجا گیا تھا اگرچہ وہ سکندرِ اعظم اور قیصر سے زیادہ طاقتور تھا۔
- اُسے تعلیم دینے کے لیے بھیجا گیا تھا۔
- اُسے ہمارے درمیان میں رہنے کے لیے بھیجا گیا تھا۔
- اُس سچائی اور راستبازی کے لیے دُکھ اُٹھانے کے لیے بھیجا گیا تھا۔

- اُسے انسان کی نجات کے لیے بھیجا گیا تھا۔

د. **رُوح القدس لو:** یسوع نے اپنے شاگردوں کو رُوح القدس عطا کیا تا کہ وہ نئی زندگی پائیں اور رُوح کی قوت اور قدرت سے یہ قابلیت بھی حاصل کریں کہ وہ اُسکے حکم کو مناسب طور پر بجالا سکیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہاں پر یوحنا نے یسوع کے اپنے شاگردوں پر رُوح پھونکنے اور پیدائش کی کتاب میں خُدا باپ کی طرف سے آدم کے نتھیوں میں دم پھونکنے کے درمیان کسی خاص تعلق کو محسوس کیا ہے۔ جس طرح خُدا باپ نے آدم کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونک کر اُسے تخلیق کیا تھا، اُسی طرح یہاں پر ایک طرح سے اُس کے شاگردوں کی نئی سرے سے تخلیق ہو رہی تھی۔ یہ وہ موقع تھا جہاں پر شاگردوں نے نئے سرے سے پیدا ہونے کا تجربہ کیا تھا۔

i. "ایسا کرنے کے ذریعے سے یسوع اُنہیں آگاہ کر رہا ہے کہ جس کام کو کرنے کے لیے اُس نے اُنہیں بلایا ہے اُس کی تکمیل کے لیے اُنہیں نیا مخلوق بننے کی ضرورت ہے۔، اور جس طرح خُدا نے باغِ عدن میں آدم کے پتلے میں زندگی کا دم پھونکا تھا بالکل اُسی طرح یسوع نے یہاں پر رُوح پھونک کر اُنہیں نیا مخلوق بنایا۔" (کلارک)

ii. "LXX[سپتواجنتا] میں جو یونانی لفظ پرانے عہد نامے کے دو حوالوں میں استعمال ہوا ہے یعنی پیدائش 2 باب 7 آیت 'اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا (اُسے رُوح بخشا) تو وہ جیتی جان ہوا'؛ اور حزقی ایل 37 باب 9 آیت، '۔۔۔ اِن مقتولوں پر پھونک کہ زندہ ہو جائیں۔' (سوکھی ہڈیوں کی وادی کی رویا)، وہی یونانی لفظ یہاں پر بھی استعمال ہوا ہے۔" (ٹرینچ)

iii. "یسوع کی زمینی خدمت کے آغاز میں انجیل نویس یوحنا نے کہا تھا کہ 'کیونکہ رُوح اب تک نازل نہ ہوا تھا اِس لیے کہ یسوع ابھی اپنے جلال کو نہ پہنچا تھا۔' لیکن اب رُوح کے رسولوں کو دیئے جانے کا وقت آ گیا تھا۔" (بروس)

iv. " اُنہوں نے اُسی رُوح القدس کو حاصل کیا جو یسوع میں تھا، وہی رُوح القدس جو اُس کے کلام اور کام میں قدرت پیدا کئے ہوئے تھا۔ "جب یسوع اُن پر پھونک رہا تھا تو اِس سے ہمیں یہ تاثر ملتا ہے کہ یسوع کا خود اپنا رُوح اُن کو مل رہا تھا۔" (ڈوڈز)

ہ. **جنکے گناہ تم بخشو:** جب یسوع نے اپنے شاگردوں کو رُوح القدس دیا تو اُس نے اُنہیں یہ اختیار دیا کہ وہ لوگوں کے گناہوں کی معافی کا اعلان کر سکیں اور گناہگاروں کو اُن کے گناہوں کے بارے میں انتباہ اور ملامت بھی کر سکیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اِس کی ایک مثال پطرس کے پنتکِست کے دن دیئے گئے پیغام میں واضح طور پر دیکھی جا سکتی ہے (اعمال 2 باب 38 آیات) اُس نے اُس پیغام میں یسوع کے وسیلے لوگوں کے گناہوں کی معافی کا اعلان کیا تھا۔

i. "رُوح القدس کے قبول یا حاصل کرنے کے بارے میں جاننا بھی بہت زیادہ اہم ہے۔ رُوح کلیسیا کو کسی زیور کی طرح یونہی نہیں دیا گیا، بلکہ رُوح کلیسیا کو اِس لیے دیا گیا ہے کہ کلیسیا یسوع کے اُس کام کو تمام انسانوں کے درمیان موثر طریقے سے کرنے کے لیے قوت پائے۔" (ٹینی)

ii. پس اِس کے ذریعے سے کلیسیا کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ اُن ایمانداروں کے گناہوں کی معافی کا اعلان کریں جنہوں نے یسوع کو اپنے شخصی نجات دہندہ کے طور پر قبول کیا ہے اور ساتھ ساتھ گناہگاروں کو خبردار کریں کہ اگر وہ خُدا کے فضل کو قبول نہ کریں گے تو ہلاکت میں پڑیں گے۔ ہم نہ تو کسی کو خود معاف کرنے کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ ہی کسی سے معافی کو دور رکھنے کی قدرت رکھتے ہیں، ہم تو صرف خُدا کے کلام اور رُوح کی طرف سے دی گئی حکمت کی روشنی میں صرف اُس کا اعلان ہی کر سکتے ہیں۔

iii. "کلیسیا اُس صورتحال اور اُن باتوں کے بارے میں اعلان کرتی ہے جن کے وسیلے سے گناہوں کی معافی ملتی ہے اور خُداوند یسوع مسیح کی نمائندگی کرتے ہوئے کلیسیا کلام کی روشنی میں بتا سکتی ہے کہ کیسے گناہ معاف ہو سکتے ہیں اور کیسے وہ قائم رہتے ہیں۔" (ٹرینچ)

iv. "وہ ایک طرح سے کہہ رہا ہے کہ جب کلیسیا کے اندر خُدا کا رُوح بسا ہوا ہو تو کلیسیا بتا سکتی ہے کہ کونسے یا کس کے گناہ معاف ہو گئے ہیں اور کس کے گناہ ابھی قائم ہیں۔ یسوع کے بیان کی اصطلاحات ربیوں کی اصطلاح سے ملتی جلتی ہے جس میں وہ گناہ کھولنے اور گناہ باندھنے کی بات کرتے ہیں۔" (مورث)

v. یسوع نے اپنے جی اُٹھنے کے بعد جو کام اپنے شاگردوں کے لیے کیا اُس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یسوع کا کام کس طرح ہماری زندگیوں میں جاری و ساری ہے۔ یسوع اپنی چار رُخی خدمت کو اپنے لوگوں میں ہمیشہ ہی جاری رکھنا چاہتا ہے اور اُس خدمت کے چار اہم رُخ ہیں: یقین دلانا، خدمت پر بھیجنا، اُنہیں رُوح القدس دینا اور اُنہیں اختیار دینا۔

3. (24-25 آیات) غیر حاضر شاگرد توما کا شک کرنا

مگر اُن بارہ میں سے ایک شخص یعنی توما جسے توام کہتے ہیں یسوع کے آنے کے وقت اُنکے ساتھ نہ تھا پس باقی شاگرد اُس سے کہنے لگے کہ ہم نے خُداوند کو دیکھا ہے مگر اُس نے اُن سے کہا جب تک مَیں اُسکے ہاتھوں میں میخوں کے سوراخوں میں اپنی اُنگلی نہ ڈال لوں اور اپنا ہاتھ اُسکی پسلی میں نہ ڈال لوں ہر گز یقین نہ کرونگا۔

اَ. توما جسے توام کہتے ہیں یسوع کے آنے کے وقت اُنکے ساتھ نہ تھا: ہم نہیں جانتے کہ توما اُن کے ساتھ کیوں نہیں تھا۔ یہاں پر توما کو اُس کی غیر موجودگی کی وجہ سے کسی طرح کی تنقید کا نشانہ نہیں بنایا جا رہا۔

ب. ہم نے خُداوند کو دیکھا ہے: اگرچہ توما کو اُس کی غیر موجودگی کی وجہ سے تنقید کا نشانہ نہیں بنایا گیا لیکن اُس کی کمی کو ضرور محسوس کیا گیا جس کا ہمیں یہاں پر ذکر ملتا ہے۔

i. "توما نے وہ کام کیا جو کوئی انسان اپنی انتہائی مایوسی کے وقت کرتا ہے اور اُس کے نتائج اچھے نہیں ہوتے۔ وہ اپنے اندیشوں کو لیکر کہیں پر گوشہ نشین ہو گیا، اُس کے تحفظات بہت زیادہ بڑھ گئے جس کا اثر اُس کے مزاج پر ہوا جو بہت ہی عجیب ہو گیا تھا۔ اُس نے اُس سچائی کو جو اُس کے سامنے بیان کی جا رہی تھی سچ نہ جانا اور اپنی مایوسیوں کو گلے لگائے رکھا، اِس کی وجہ یہ تھی کہ وہ دوسرے شاگردوں سے علیحدہ تھا۔ اِس لیے جو کچھ اُنہیں نے پایا وہ توما نہ پا سکا– یعنی خداوند کے ظہور کا نظارہ۔ "

ج. جب تک مَیں اُسکے ہاتھوں میں میخوں کے سوراخوں میں اپنی اُنگلی نہ ڈال لوں اور اپنا ہاتھ اُسکی پسلی میں نہ ڈال لوں ہر گز یقین نہ کرونگا: توما کو اکثر شک کرنے والا شاگرد کہا جاتا ہے اور ایسا کرنے کی صورت میں اصل میں اُس کے بارے میں جو سچائی ہے اُس کو غلط طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں یہ بات بھی نظر انداز کر دیتے ہیں کہ توما بعد میں کیا بنا تھا۔ یہاں پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ توماؔ نے اصل میں شک نہیں کیا تھا بلکہ اُس نے اُن کی بات پر بڑے واضح انداز سے یقین کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

- توماؔ نے بہت سارے گواہوں اور بالخصوص بہت بااعتماد گواہوں کی گواہی کو ماننے سے انکار کر دیا تھا۔
- توماؔ نے اُس بات کے لیے جس کا ذکر کیا جا رہا تھا بہت زیادہ ثبوتوں کا تقاضا کیا تھا۔ اور جو ثبوت وہ مانگ رہا تھا اُن کا تعلق صرف دیکھنے سے نہیں تھا بلکہ چھونے سے بھی تھا۔ وہ یسوع کے بہت سارے زخموں کو بار بار چھو کر دیکھنا چاہتا تھا۔
- توماؔ نے اُن سے کہا کہ اگر اُس کے سامنے یہ ثبوت نہ پیش کئے گئے تو وہ قطعی طور پر اُن کی بات نہیں مانے گا (ہر گز یقین نہ کرونگا)۔

i. عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ توماؔ دیگر شاگردوں سے زیادہ تشکیک پرست تھا اور ممکن ہے کہ ایسا ہو بھی۔ لیکن یہاں پر ایک اور حقیقت بھی ہے جس کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ وہ یسوع کی مصلوبیت کی وجہ سے اعصابی طور پر اِس قدر پریشان تھا کہ اُس کا دل یہ ماننے کے لیے تیار ہی نہیں تھا کہ مصلوب ہو کر ایسی دردناک موت پانے والا یسوع دوبارہ جی اُٹھ کر اُن کے سامنے آ سکتا ہے۔

ii. "غالباً توماؔ نے اُمید کا دامن چھوڑ دیا تھا۔ اُس کے حواس اصل میں اُنہی ثبوتوں کے بارے میں سوچ رہے تھے جو یسوع کے جسم پر زخموں کی صورت میں لگے ہوئے تھے۔ اُس کے مطابق جتنے زخم یسوع کو لگے تھے اُن کی وجہ سے مرنے کے بعد دوبارہ سے جی اُٹھنا ممکن ہی نہیں تھا۔" (ایلفرڈ)

iii. ایڈم کلارک نے توما کی بے یقینی کو غیر معقولیت، ضدی پن، تعصبی سوچ، گستاخانہ خود رائے اور بے ادبی قرار دیا ہے۔ اِس کے باوجود وہ یہ کہتا ہے کہ اُس کا شک کرنا اچھا بھی تھا کیونکہ اُس سے سچائی کی تصدیق ہوئی اور توما اگرچہ دوسرے شاگردوں کی بات کا یقین نہیں کر رہا تھا لیکن بعد میں وہ اُن کے ساتھ رہ رہا تھا۔

iv. توما کے دل میں بہت بڑی بے یقینی تھی لیکن اُس نے اپنے دل و دماغ کی سچائی کو ایمانداری کے ساتھ دوسروں کے سامنے پیش کر دیا تھا۔ یہ بہت اچھی بات تھی جب وہ کسی بات پر یقین نہیں کرتا تھا تو اُس نے جھوٹے طور پر یہ نہیں کہا کہ وہ یقین رکھتا ہے۔

v. کچھ لوگ اِس بات کو دلچسپ محسوس کرتے ہیں کہ توماؔ نے یسوع کے پیروں کے زخموں کا ذکر نہیں کیا تھا۔ "اِس انجیل اور متی اور لوقا کی اناجیل میں بھی اِس بات کا قطعی طور پر ذکر نہیں کیا گیا کہ یسوع کے پیروں میں بھی کیل لگائے گئے تھے۔ کچھ لوگ کہنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ یسوع کے پیروں کو صرف رسیوں کے ساتھ صلیب پر باندھا ہی گیا ہو جیسا کہ اُس دور میں عام طور پر کیا جاتا تھا، لیکن یہ بات لوقا 24 باب 39 آیت کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے۔" (ٹاسکر)

4. (26-27 آیات) ایک ہفتے بعد یسوع شک کرنے والے شاگرد توماؔ سے بات کرتا ہے۔

آٹھ دن کے بعد جب اُسکے شاگرد پھر اندر تھے اور توماؔ اُنکے ساتھ تھا اور دروازے بند تھے یسوع نے آکر اور بیچ میں کھڑا ہو کر کہا تمہاری سلامتی ہو۔ پھر اُس نے توما سے کہا اپنی اُنگلی پاس لا کر میری پسلی میں ڈال اور بے اِعتقاد نہ ہو بلکہ اِعتقاد رکھ۔

اَ. **آٹھ دن کے بعد:** اِس کا مطلب ہے کہ یسوع نے اپنے شاگردوں سے اگلے اتوار کو ملاقات کی جب توما بھی اُن کے ساتھ موجود تھا۔ یسوع اُس کمرے میں بالکل اُسی طرح سے عجیب اور حیرت انگیز طریقے سے داخل ہوا۔ (دروازے بند تھے یسوع نے آکر اور بیچ میں کھڑا ہو کر کہا) یسوع نے اُن سے گفتگو کا آغاز بھی بالکل اُسی طریقے سے کیا (تمہاری سلامتی ہو)۔

i. بند دروازے اِس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اگرچہ وہ اِس بات پر ایمان لا چکے تھے کہ یسوع مُردوں میں سے جی اُٹھا تھا، لیکن سچائی، اُس کے اثر اور اُس کی اہمیت نے ابھی اُن کی سوچ اور اعمال پر مکمل طور پر اثر نہیں کیا تھا۔

ii. یہاں پر یہ بات اہمیت کی حامل ہے کہ یسوع کی اپنے شاگردوں کے ساتھ پہلی دونوں ملاقاتیں اتوار کے دن ہوئیں اور یہ چیز اِس بات کی طرف پہلا اشارہ ہے کہ شاگرد کیوں اتوار کے دن جمع ہو کر دُعا کیا کرتے تھے۔ "یسوع کی اپنے شاگردوں کے ساتھ ملاقاتیں ہی شاید یہ وجہ بنیں کہ

ابتدائی کلیسیا نے اتوار کے دن جمع ہو کر دُعا کرنا شروع کر دیا۔ وہ اکثر اتوار کی شام کو جمع ہوا کرتے تھے اور یسوع کی حضوری کے لیے دُعا کیا کرتے تھے، مارانا تھا بمعنی اَے ہمارے خُداوند جلد آ اُنہیں کلیسیائی نعروں میں سے ایک ہے۔" (بروس)

ب. اپنی انگلی پاس لا کر میری پسلی میں ڈال: توما جو ثبوت چاہتا تھا یسوع نے وہ اُس کے سامنے پیش کر دیئے۔ یسوع توما کے سامنے یہ ثبوت پیش کرنے کا پابند نہیں تھا۔ وہ توما سے یہ تقاضا کر سکتا تھا کہ جو کچھ اُس نے دوسرے شاگردوں سے سنا تھا اُسی کی بنیاد پر وہ ایمان لائے۔ لیکن اپنے رحم اور محبت میں یسوع نے توما کو وہ ثبوت پیش کیا جو وہ چاہتا تھا۔

i. توما کے لیے یہ بات حیرت کا باعث ہوگی کہ جو کچھ اُس نے دوسرے شاگردوں کے سامنے کہا تھا وہی کچھ یسوع نے توما کو کہا(یوحنا20باب25 آیت) یسوع توما کی بے یقینی اور اُس کی طرف سے کئے جانے والے تقاضے سے خوب واقف تھا۔

ii. "کسی شریف آدمی کی طرف سے بولے گئے بُرے الفاظ یا بُری بات کی وجہ سے اُسے شرمندگی کا احساس دلانے کا اِس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں ہے کہ جس وقت وہ پرسکون ہو اور اچھے موڈ میں ہو تو وہی الفاظ اُس کے سامنے دہرائے جائیں۔" (میکلیرن)

iii. جس انداز سے جی اُٹھا یسوع توما سے ملا وہ یہ ثابت کرتی ہیں کہ جی اُٹھا مسیح محبت، رحمدلی اور فضل سے پُر تھا۔ یہ باتیں اُس کی شخصیت کا اُسی طرح حصہ تھیں جیسے کہ پہلے۔ "یسوع کی توما کے ساتھ ہونے والی ساری گفتگو ایک طرح سے اُس کے لیے سرزنش تھی لیکن یسوع نے توما کو ایسی محبت کے ساتھ سرزنش کی کہ اُسے یہ قطعی طور پر محسوس نہ ہوا کہ اُسے سرزنش کی گئی ہے۔" (سپرجن)

iv. ہمیں یہاں پر ایک سبق ملتا ہے: جب کبھی آپ کو ثبوتوں کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو یسوع کے زخموں پر نظر کریں۔ اُس کے زخم اُس کی محبت، اُس کی قربانی، اُس کی فتح اور اُس کے جی اُٹھنے کی گواہی ہیں۔

ج. بے اِعتقاد نہ ہو بلکہ اِعتقاد رکھ: یسوع واضح طور پر توما کو کہتا ہے کہ وہ بے اعتقاد نہ ہو بلکہ اعتقاد رکھے۔ یسوع نے بڑی محبت اور رحمدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے توما کی بے یقینی کو دور کیا تھا لیکن یاد رکھیں کہ یسوع نے اُس کی بے یقینی کو قطعی طور پر سراہا نہیں تھا۔ یسوع چاہتا تھا کہ توما بے یقینی اور شک میں سے نکل کر ایمان تک پہنچے۔

i. جب توما نے یسوع کے جی اُٹھنے کا یقین نہ کیا تو یسوع نے یہ نہیں کہا کہ توما کا اُس پر پہلا ایمان ہی کافی ہے یا یہ کہ توما کا اُسکی تعلیمات اور معجزات پر ایمان ہی کافی ہے۔ جب توما نے یسوع کے جی اُٹھنے کو نہ مانا تو یسوع نے اُسے بے اعتقاد قرار دیا۔

ii. بہت دفعہ خُدا ہمارے شکوک و شبہات کی وجہ سے ہمیں سرزنش نہیں کرتا اور ہماری اُس بے یقینی کو دور کرنے کے لیے وہ حیرت انگیز کام کرتا ہے۔ لیکن ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ یسوع کے شاگردوں میں شک اور بے یقینی نہیں ہونی چاہیے۔ ایمان کی راہ پر اگر جا بجا چوکیاں اور رکاوٹیں ہیں تو اُن کا سدِباب کیا جانا چاہیے لیکن کبھی بھی وہ چوکیاں اور رکاوٹیں ایمانداروں کے ایمان کی منزل نہیں ہونی چاہئیں۔

5. (28-29 آیات) توما کا ایمان میں یسوع کو جواب

توماؔ نے جواب میں اُس سے کہا اَے میرے خُداوند! اَے میرے خُدا!۔ یسوع نے اُس سے کہا تُو تو مجھے دیکھ کر ایمان لایا ہے مبارک وہ ہیں جو بغیر دیکھے ایمان لائے۔

اَ. **اَے خُداوند! اَے میرے خُدا!** توما فوراًہی بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بے اعتقادی اور بے یقینی سے یسوع پر بھرپور ایمان اور یقین میں داخل ہو گیا(یوحنا 20 باب 25 آیت)۔ وہ جب یسوع سے مخاطب ہوا تو اُس نے الٰہی القاب کو استعمال کیا اور یسوع کو خُداوند اور خُدا کہا۔ یہ بات بھی بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے کہ یسوع نے توما کو وہ القابات استعمال کرنے سے منع نہیں کیا۔

i. "توما نے جب یسوع کو دیکھا تو اُس کو اِس بات کا یقین آ گیا کہ وہ واقعی ہی مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے لیکن جو کچھ اُس نے یسوع کے سامنے کہا اُسکی وجہ کچھ اور ہی تھی کوئی ایسا کام جو اُس کی ذات کے اندر وقوع پذیر ہوا تھا۔" (میکلیرن)

ii. "تھوڑی دیر پہلے توما نے جس ایمان کے بارے میں شک و شبہات کا اظہار کیا تھا اب وہ اُس ایمان پر اپنا واضح اقرار پیش کر رہا تھا۔ اُس نے کہا تھا کہ جب تک مَیں یہ نہ کر لوں، فلاں کام نہ کر لوں، فلاں کام نہ کر لوں مَیں ایمان نہیں لاؤنگا۔ لیکن اب ہم دیکھتے ہیں کہ اُس کا ایمان دوسرے رسولوں سے بھی زیادہ مضبوط نظر آ رہا ہے اور وہ واضح طور پر اپنے ایمان کا اقرار کر رہا ہے۔ وہ پہلا شخص ہے جس نے یسوع کے جسم پر لگے ہوئے زخموں سے اُس کی الوہیت کا پیغام پیش کیا۔" (سپرجن)

iii. "جو کچھ وہ کہہ رہا ہے وہ بس حیرانی کی وجہ سے اُس کے منہ سے نکلنے والے الفاظ نہیں ہیں۔ وہ واضح طور پر کہتا ہے کہ تُو میرا خُداوند ہے اور تُو میرا خُدا ہے۔ یہاں پر وہ دو دفعہ یسوع کو دو مختلف القابات استعمال کرتے ہوئے پکارتا ہے جو اِس بات پر زور دیتے ہیں کہ وہ مسیح کو کیا کہنا چاہتا ہے۔" (ڈوڈز)

iv. "ایک یہودی کے لیے اپنے کسی دوسرے ساتھی یا اُستاد کو اپنا خُداوند اور اپنا خُدا کہنا واقعی ہی حیران کن بات تھی۔۔۔ توما نے یسوع کے جی اُٹھنے کی حقیقت کی روشنی میں یسوع کے لیے دو القابات استعمال کیے یعنی خداوند(kyrios) اور خُدا(theos) اور یہ دونوں القابات ہی خُدا کی ذات کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔" (ٹینی)

v. "پلائنی نے تراجان کو جو خط لکھا(112 بعد از مسیح) تو اُس میں اُس نے کہا کہ یہ جو مسیحی ہیں وہ مسیح کے لیے اِس طرح سے گیت گاتے ہیں گویا وہ خُدا ہو۔" (ڈوڈز)

vi. جب توما ایمان نہیں لایا تھا تو وہ اپنی اُس بے یقینی کو بڑی ایمانداری کے ساتھ شاگردوں کے سامنے بیان کرنے میں حق بجانب تھا(یوحنا 20 باب 25 آیت)، لیکن جب اُس کو حقیقت کا پتا چلا اور ثبوت ملے تو اُس نے یہاں پر بھی بڑی ایمانداری کے ساتھ کھل کر اپنے ایمان کا اقرار کیا۔ توما کی شخصیت میں ہم ایمان کے لحاظ سے نیم گرمی نہیں دیکھتے، ایسا نہیں ہے کہ وہ تھوڑا تھوڑا شک کرتا تھا اور تھوڑا تھوڑا ایمان رکھتا تھا۔

vii. سپرجن توما کے بیان پر جب غور کرتا ہے تو وہ اُس میں سے کئی ایک اہم باتوں کو پیش کرتا ہے۔

- یہ توما کی طرف سے حیرت کا انتہائی پُر خلوص اظہار تھا۔
- یہ ناقابلِ بیان خوشی کا کھلے عام اظہار تھا۔
- یہ اُس کے تصورات اور بے یقینی کے یقین میں مکمل تبدیل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔
- یہ مسیح کی تابعداری کا پُر جوش اظہار تھا۔
- یہ مسیح کی پرستش اور ستائش کا بہت مختلف اور براہِ راست عمل تھا۔

viii. "جو شخص بھی مسیح پر ایمان لاتا ہے اُس کے لیے ضروری ہے کہ وہ پورے دل کے ساتھ توما کے اِس عقیدے اَے خُداوند! اَے میرے خُدا! میں اُس کا ساتھی بنے۔ یہاں پر میں ایتھانیسن عقیدے [عقیدہِ تثلیث] کی گہری اور پیچیدہ تعلیمات میں نہیں جانا چاہتا۔ لیکن اِس بات پر مجھے کوئی شک نہیں ہے کہ جب یہ عقیدہ تحریر کیا گیا تو اِس کی بے حد اشد ضرورت تھی۔ اور اِس عقیدے کی مدد سے ایریئین کی چالاکیوں اور اُس کے مسیحیت پر حملوں کے خلاف بہت مدد ملی تھی۔ مجھے توما کا یہ عقیدہ بہت ہی پسند ہے، کیونکہ یہ بہت مختصر، پُر معنی، جامع، جذبات سے پُر ہے اور اِس میں بہت زیادہ تفصیلات نہیں دی گئی ہیں۔" (سپر جن)

ب. تُو تو مجھے دیکھ کر ایمان لایا ہے: مفسرین اِس لحاظ سے مختلف رائے رکھتے ہیں کہ آیا توما نے یسوع کے زخموں کو ہاتھ لگا کر دیکھا تھا یا نہیں کیونکہ یسوع نے تو اُسے ایسا کرنے کی دعوت دی تھی۔ یہاں پر یسوع نے یہ کہا ہے کہ تُو تو مجھے دیکھ کر ایمان لایا ہے جس سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے یسوع کو محض دیکھا ہی تھا اور اُس کے زخموں کو ہاتھ لگا کر نہیں دیکھا تھا۔

ج. مبارک وہ ہیں جو بغیر دیکھے ایمان لائے: یہ ایمان لانے والوں کے لیے ایک بہت ہی خاص برکت کا وعدہ ہے۔ توما نے جی اُٹھے مسیح پر ایمان لانے سے پہلے اُسے دیکھنے اور چھونے کا تقاضا کیا۔ یسوع کے خیال میں اُس کے دوسرے شاگردوں کی بااعتماد گواہی ہی توما کے لیے ایمان لانے کے واسطے کافی تھی، اور یہاں پر یسوع یہ کہتا ہے کہ جو لوگ اُس گواہی کو قبول کر کے ایمان لاتے ہیں وہ زیادہ بابرکت ہیں۔

i. "میرا یہ ماننا ہے کہ یہاں پر یسوع داخلی یا انفرادی [subjective] ایمان کی بات نہیں کر رہا بلکہ ایسے ایمان کی بات کر رہا ہے جو ہر لحاظ سے مطمئن ہو۔ یہاں پر یسوع اُس ایمان کی بات کر رہا ہے جو خُدا کی طرف سے ہر ایک بات کے بارے میں مکمل اطمینان حاصل کرتا ہے، نہ کہ وہ ایمان جو اپنی تسلی کے لیے رویاؤں، معجزات، اور عجیب وغریب روحانی تجربات کا تقاضا کرتا ہے۔" (بوئیس)

ii. "اِس سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ جب ہم رسولوں کی گواہی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ایمان لے کر آتے ہیں تو ہم اُسی برکت کو حاصل کرتے ہیں جو اُنہوں نے بھی پائی تھی اور ہم اُسی صف میں کھڑے ہوتے ہیں جس میں وہ بھی کھڑے تھے۔ اور اب یسوع کے جی اُٹھنے کے اٹھارہ سو سال بعد میں آنے والا ایماندار ایمان کے لحاظ سے خُدا کا فضل پانے میں کسی طرح کا کوئی گھاٹا نہیں کھاتا۔" (کلارک)

iii. یسوع کے یہ الفاظ ایک اور مبارکبادی ہے اور اِس میں بہت زیادہ برکت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ سپرجن کے مطابق کچھ ایسے طریقے ہیں جن کی وجہ سے یہاں پر وعدہ کی گئی برکات کم یا ختم ہو سکتی ہیں۔

- جب ہم اپنے ایمان کی مضبوطی یا سچائی کی خاطر خُدا سے کوئی خاص رویا، کوئی نیا مکاشفہ یا خُدا کی طرف سے کلام کرے کے کسی ثبوت کا مطالبہ کرتے ہیں۔
- جب ہم اپنے ایمان کی مضبوطی اور سچائی کی خاطر خُدا سے خاص طرح کے حالات پیدا کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں
- جب ہم اپنے ایمان کی مضبوطی اور سچائی کی خاطر خُدا سے کسی خاص رُوحانی تجربے کا مطالبہ کرتے ہیں۔
- جب ہم اپنے ایمان کی مضبوطی اور سچائی کی خاطر ہر ایک مشکل سوال یا اعتراض کے فوری جواب کا مطالبہ کرتے ہیں۔
- جب ہم اپنے ایمان کی مضبوطی اور سچائی کی خاطر مسیح کی خاطر کئے جانے والے ہر ایک کام میں کامیابی کا مطالبہ کرتے ہیں۔
- جب ہم اپنے ایمان کی مضبوطی اور سچائی کی خاطر یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ دوسرے ہمارے ایمان میں ہمیشہ ہی ہماری مدد کریں۔

iv. توما کا ایمان اِس کتاب کی انتہا بن جاتا ہے۔ یوحنا کی ساری انجیل میں ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع نے تمام طرح کی بیماریوں، ہر گناہ، ہر بدکار انسان، اپنے دکھوں اور موت پر فتح پائی ہے اور یہاں پر ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع نے بے اعتقادی پر بھی فتح پائی ہے۔

6. (30-31 آیات) یوحنا کی انجیل کا خلاصہ

اور یسوع نے اور بہت سے معجزے شاگردوں کے سامنے دکھائے جو اِس کتاب میں لکھے نہیں گئے۔ لیکن یہ اِسلئے لکھے گئے کہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع ہی خُدا کا بیٹا مسیح ہے اور ایمان لا کر اُسکے نام سے زندگی پاؤ۔

اَ. یسوع نے اور بہت سے معجزے شاگردوں کے سامنے دکھائے: یہاں پر یوحنا اِس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ اُس نے یسوع کے تمام معجزات میں سے صرف کچھ ہی کا یہاں پر بیان کیا ہے۔ جو کچھ یسوع نے کہا اور کیا تھا اُس سب کو یوحنا اپنی ایک کتاب میں لکھ ہی نہیں سکتا تھا۔ (یوحنا 21 باب 25 آیت)

i. کسی مُردہ نبی کے بارے میں تو کوئی شخص صرف اُتنا کچھ ہی لکھ سکتا ہے جتنا اُس کے بارے میں موجود ہوتا ہے۔ لیکن کسی زندہ شخص کو سننے والوں سے صرف متعارف ہی کروایا جا سکتا ہے۔ یوحنا ایمان رکھتا ہے کہ وہ لوگ جو یسوع کے ساتھ اپنے ایمان کے لحاظ سے نئے تعلق میں بندھیں گے اُن پر یسوع اپنی ذات کے بارے میں اور بہت کچھ ظاہر کرتا رہے گا۔

ii. اِس کتاب میں: "جب یہاں پر یہ کہا گیا ہے کہ 'اِس کتاب میں' تو اصل میں یہی اِس ساری انجیل کا خلاصہ ہے اور جب مصنف یہ لکھ رہا تھا تو وہ یقینی طور پر اپنی اُن ساری باتوں پر غور کر رہا تھا جو اُس نے تحریر کی تھیں۔" (ڈوڈز)

ب. یہ اِسلئے لکھے گئے کہ تم ایمان لاؤ کہ یسوع ہی خُدا کا بیٹا مسیح ہے: اگرچہ یسوع نے اور بھی بہت سارے معجزات کئے تھے لیکن یوحنا نے صرف انہی معجزات کو چنا تھا تاکہ وہ اپنے پڑھنے اور سننے والوں کے سامنے اِنہیں پیش کرے اور اُن کی اِس بات میں مدد کرے کہ وہ یسوع مسیح پر موعودہ مسیحا کے طور پر ایمان لائیں اور نجات پائیں۔ یہ کتاب اصل میں مسیح کے معجزات کے بارے میں نہیں ہے۔ بلکہ یہ کتاب مسیح کی ذات کے بارے میں ہے۔ یہ نشانات اور معجزات اِس لیے مددگار ہیں کیونکہ یہ مسیح کی ذات کو آشکار کرتے ہیں۔

i. اناجیل– اور ساری کی ساری بائبل– صرف اِس لیے لکھی گئی تاکہ ہم بے اعتقاد نہ ہوں بلکہ اعتقاد رکھیں۔ "پوری بائبل میں کوئی ایک حوالہ بھی نہیں ہے جو اِس لیے لکھا گیا کہ وہ کسی کے ذہن میں کوئی شک پیدا کرے۔ شک وہ بیج ہے جسے انسان خود بوتا ہے یا پھر اُسے ابلیس بوتا ہے اور شک کا پودہ بغیر کسی طرح کی دیکھ بھال کے اور بغیر اپنی تمام ضروریات کے بڑی تیزی کے ساتھ پھلنا پھولنا شروع ہو جاتا ہے۔" (سپرجن)

ii. یوحنا 2 باب 1-11 آیات میں یسوع کے بارے میں معجزات اور نشانات کے آغاز کا حوالہ دیا گیا ہے اور اپنی ساری انجیل میں یوحنا نے کم از کم سات نشانات اور معجزات کو بیان کیا ہے۔

- یوحنا 2 باب 1-11 آیات: پانی کا مَے میں تبدیل کیا جانا
- یوحنا 4 باب 45-54 آیات: ایک افسر کے بیٹے کی شفایابی
- یوحنا 5 باب 1-15 آیات: بیت حسدا کے حوض پر اڑتیس سال سے بیمار شخص کی شفا
- یوحنا 6 باب 1-14 آیات: پانچ ہزار لوگوں کو کھانا کھلایا جانا

- یوحنا6باب15-21آیات: یسوع کا پانی پر چلنا
- یوحنا9باب1-12آیات: جنم کے اندھے کی شفا
- یوحنا11باب1-44آیات: لعزر کا مُردوں میں سے زندہ کیا جانا

iii. اِن سب معجزات اور نشانات میں سے سب سے زیادہ عظیم ترین یسوع کا خود مُردوں میں سے جی اُٹھنا تھا۔ مجموعی طور پر یہ جتنے بھی نشانات اور معجزات بیان کئے گئے ہیں یہ یسوع پر مسیحا کے طور پر ایمان لانے کے لیے بہت زیادہ مضبوط بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ ہمارا ایمان اندھے کنویں میں چھلانگ لگانے جیسا نہیں بلکہ یہ ذی شعور طور پر بہت مضبوط ثبوتوں کی بنیاد پر اُٹھایا گیا قدم ہے۔

iv. یسوع ہی خُدا کا بیٹا مسیح ہے: "یسوع کو دیا جانے والا یہ لقب یا خطاب یونانی دیوتاؤں کے بچوں کی طرح کسی طبعی اور جسمانی تعلق کی بنیاد پر بیٹا ہونے کا نہیں ہے۔ بلکہ یہ لقب بیان کرتا ہے کہ یسوع اپنی فطرت اور اتحاد کے لحاظ سے خُدا باپ کے ساتھ خاص اور گہری رفاقت رکھتا ہے اور جو تعلق یسوع کا اور خُدا باپ کا ہے وہ بالکل منفرد ہے، کسی کا خُدا کے ساتھ ایسا تعلق نہیں ہے۔" (ٹینی)

ج. اور ایمان لا کر اُسکے نام سے زندگی پاؤ: یوحنا اِس بات کو سمجھتا تھا کہ یسوع کو مسیحا اور خُدا کے طور پر قبول کرنا صرف سچائی کی پہچان سے بہت زیادہ بڑھ کر خاص اور انتہائی قیمتی چیز ہے۔ یسوع کے نام میں ہی ایمانداروں سے زندگی کا وعدہ بھی کیا گیا تھا۔ یہی وہ زندگی تھی جس نے یوحنا کو مکمل طور پر تبدیل کر دیا تھا۔ اِس لیے وہ چاہتا تھا کہ اُس کی اِس انجیل کے وسیلے سے سارے ہی اُس زندگی اور اُس خاص تبدیلی کا تجربہ کریں۔

i. یہ ایمان یا اعتقاد کوئی بہت پیچیدہ چیز نہیں ہے۔ ہمارا یسوع کو جواب الف، ب، ج کی طرح بالکل سادہ ہو سکتا ہے۔ ہمیں اُسے قبول کرنا ہے، اُس پر ایمان لانا ہے اور اپنی زندگی کو اُس کے تابع کرنا ہے۔ یہ ہمیشہ کوئی آسان بات نہیں ہوتی لیکن یہ بہت پیچیدہ بھی نہیں ہے۔

ii. اُسکے نام سے زندگی پاؤ: "اُس کا مطلب یہ نہیں کہ اُس کے نام کے مطلب کے وسیلے بلکہ اُس کی ذات کی قدرت کے وسیلے جس کا یہ نام ہے۔ بائبل میں خُدا کا نام محض ایک نام ہی نہیں جس کی مدد سے اُس سے مخاطب ہوا جاتا ہے بلکہ اُس کا نام اُس کی ذات کی نمائندگی کرتا ہے۔" (ٹاسکر)